امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مولانا حبیب الرحمٰن قاسمیؒ
■ تحقیق وتحشیہ صفوۃ المصادر
■ دعاء خلیل ونوید مسیحا
■ وفود عرب کے ساتھ آپ کا برتاؤ
■ ماحول کو پاکیزہ اور اسلامی بنایئے
■ اخبار جہاں، ہفتۂ رفتہ، ملی سرگرمیاں

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 50 مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۱ ر دسمبر ۲۰۱۸ء روز سوموار

بین السطور

نئی پابندی

مفتی محمد ثناء الهدیٰ قاسمی

نوئیڈا دہلی کی سرحد پر اتر پردیش کا نیا صنعتی شہر ہے، جو بہت سارے سکٹر میں منقسم ہے، کاروباریوں کے لئے یہ جنت ارضی کے مثل ہے، دہلی کی کثافت اور گھنی آبادی سے بچنے کے لئے لوگ کثرت سے اس علاقہ کا رخ کرتے ہیں، یہاں جو کمپنیاں کام کررہی ہیں، ان میں اچھی خاصی تعداد مسلمان ملازمین کی ہے، ان علاقوں میں مساجد نہیں ہیں، لوگ ٹفن کے وقت میں پارک اور کھلی جگہ پر نماز ادا کرتے آرہے تھے، بلکہ فروری ۲۰۱۳ء سے جمعہ کی نماز بھی ملازمین وہیں پڑھا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے کبھی کوئی مسئلہ کھڑا نہیں ہوا، دوسرے مذاہب کے لوگ بھی اپنی ضرورت کے اعتبار سے پارک اور کھلی جگہ کا استعمال کررہے تھے، لیکن یوگی حکومت یہ کیسے برداشت ہوسکتا تھا، اس لئے پارک اور کھلے عوامی جگہوں پر نماز پڑھنے پر پابندی لگادی گئی ہے، اس سلسلہ میں سکٹر ۵۸ کے انڈسٹریل علاقہ میں آنے والی کمپنیوں کو گوتم بدھ نگر اس اس پی اجے پال شرما نے نوٹس بھیج دیا ہے، اور صراحت کردیا ہے کہ جس کمپنی کے ملازمین پارک میں نماز پڑھیں گے وہ کمپنی اس کے لئے قصوروار قرار پائیگی، کمپنیوں نے پہلے مرحلہ میں اعلی افسران سے اس موضوع پر بات کرنے کے لئے وقت مانگا ہے، انہیں اس پر اعتراض نہیں ہے کہ نماز پڑھنے پر کیوں پابندی لگائی گئی ہے، اعتراض اس پر ہے کہ ملازمین کے اس عمل کی ذمہ دار کمپنی کیوں ہوگی، جب کہ یہ معاملہ کمپنی سے باہر کا ہے، ملازمین چاہتے ہیں کہ حسب سابق اجازت دی جائے، کیونکہ جب رام نومی، دسہرہ، درگا پوجا وغیرہ کے موقع سے کئی کئی دن پارکوں، میدانوں اور عوامی جگہوں کا استعمال ہوتا ہے، مذہبی تقریبات اور پوجا وغیرہ کے لئے بھی انہیں جگہوں کا انتخاب کیا جاتا ہے تو پھر مسلمانوں ہی پر یہ پابندی کیوں لگائی جارہی ہے، اس کیوں کا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ کمپنیوں سے اس بہانے مسلمانوں کی ملازمت ختم کرائی جاسکے، مسلمان کے نماز پڑھنے سے کمپنی قصوروار ہوگی تو کمپنی ایسے ملازمین سے پیچھا چھڑانے میں ہی عافیت سمجھے گی، حالانکہ عملی شکل یہ بھی ہے کہ کمپنی اپنے حلقہ میں کوئی خاص جگہ مختص کردے جہاں مسلمان نماز ادا کیا کریں، اس طرح ملازمین کو بھی سہولت ہوگی اور کمپنی بھی داروگیر سے بچ جائے گی، لیکن ظاہر ہے کتنی کمپنیاں اس انداز میں سوچ سکتی ہیں، اہم مسئلہ یہ نہیں ہے کہ مسلمان کہاں نماز ادا کرینگے؟ مسئلہ صرف یہ ہے کہ اس قسم کی پابندی کا جواز کیا ہے، اگر صورت حال یہی رہی تو کل کو پلیٹ فارم پر بھی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں باقی رہے گی، کیوں کہ وہ بھی عوامی جگہ ہے، اسی طرح مسجد کے بھر جانے کے بعد نمازیوں کی صفیں باہر میں دور تک لگتی ہیں، اس پر بھی پابندی کا خطرہ بڑھ جائے گا اور اس سے بڑے مسائل پیدا ہوں گے، اس سے قبل ہریانہ کے گروگرام میں ہندووادی تنظیموں نے دس مقامات پر جمعہ کی نماز پڑھنے کی مخالفت کی تھی، جس کے نتیجہ میں انتظامیہ نے ان مقامات پر جمعہ کی نماز ادا کرنے سے روک دیا تھا، بعد میں مسلمانوں کی طرف سے احتجاج کی وجہ سے بعض جگہوں سے پابندیاں ہٹائی گئیں۔

نوئیڈا مسئلہ میں اس اس پی کا کہنا ہے کہ سٹی مجسٹریٹ اگر اجازت دیتے ہیں تو اس مسئلہ پر دوبارہ غور کیا جاسکتا ہے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ مذہبی سرگرمی پر پابندی کسی ایک مذہب کے لئے نہیں ہے، بلکہ یہاں کسی بھی طرح کا مذہبی پروگرام نہیں ہوسکے گا، اللہ کرے ایسا ہوجائے، ورنہ دیکھا تو یہ جارہا ہے کہ سرکاری زمینوں پر دوسرے مذہب والے وقتی پروگرام تو کرتے ہی ہیں مستقل مندروں کی تعمیر سے بھی باز نہیں آتے، یہی وجہ ہے کہ بڑی تعداد میں سڑکوں کی زمین پر دوسرے مذہب والوں کی عبادت گاہیں مندر کی شکل میں موجود ہیں، جب کہ مسجدوں کا معاملہ ایسا نہیں رہا کیونکہ مسلمان مساجد اپنی زمین پر بناتے ہیں، ان کے یہاں غصب کردہ اور دوسروں کی زمین پر مسجد تعمیر کرنے کا تصور نہیں ہے، وہ اسے ناجائز اور غلط تصور کرتے ہیں۔ اس کا ایک حل تو وہی ہے جو اوپر درج کیا گیا کہ کمپنی اس کے لئے جگہ فراہم کرے اور دوسری شکل یہ ہے کہ لنچ کے وقفہ کو بڑھا دیا جائے تاکہ مسلمان مسجد جاکر نماز ادا کرسکیں، خصوصاً جمعہ کے دن کیونکہ یہ نماز بلا جماعت نہیں ہوتی۔

دھرا رویہ

تحفظ جان ومال، عزت وآبرو انسان کا بنیادی حق ہے، اسی لیے حکومت ان تمام شہریوں کو جنہیں اپنی جان کا خطرہ ہوتا ہے، تحفظ کے لیے حفاظتی گارڈ یا دستے فراہم کراتی ہے، یہ سیکوریٹی مختلف قسم کی ہوتی ہے، اور خطرات کے اعتبار سے جانچ کے مرحلے سے گذرنے کے بعد اس کی تعیین کی جاتی ہے کہ کون سی سیکوریٹی کس کو دی جائے گی، زیڈ پلس، زیڈ وائی یا زیڈ اکس سیکورٹی اعلیٰ پیمانے کا تحفظاتی نظام ہے اور اس نظام کو عبور کرنا آسان نہیں ہوتا ہے، اس قسم کی سیکوریٹی کے زمرے میں صدر جمہوریہ، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ اور بعض اہم شخصیتیں ہوتی ہیں، ان اہم شخصیتوں کا انتخاب حکومت کی نیت اور منشا پر منحصر ہوتا ہے، حکومت بی جے پی کی ہو تو لالو پرشاد یادو کی زیڈ پلس سیکوریٹی کو ختم کردیا جاتا ہے اور آر اس اس چیف موہن بھاگوت کو زیڈ پلس سیکوریٹی فراہم کرائی جاتی ہے، مجھے اس سے مطلب نہیں کہ کون کس سیکوریٹی کے ذیل میں آتا ہے، کہنا صرف یہ ہے کہ جب ان لوگوں کو جان کا خطرہ ہوتا ہے تو سیکوریٹی کے گھیرے میں پناہ لیتے ہیں اور جب اسی خطرے کا اظہار نصیر الدین شاہ یا عامر خان کرتے ہیں تو انہیں ملک کا غدار کہا جاتا ہے، ان کے پروگراموں میں رخنہ ڈالا جاتا ہے اور انہیں پاکستان جانے کو کہا جاتا ہے اور ان کے خلاف مستقل مہم چلائی جاتی ہے، حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ اگر کوئی اپنی جان اور خاندان کے لیے خطرے کا اظہار کررہا ہے تو اسے بھی سیکوریٹی فراہم کرادی جائے کہ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں، تمہاری جان، خاندان اور بچوں کے تحفظ کے لیے سیکوریٹی موجود ہے، لیکن فرقہ پرست طاقتوں کی طرف سے چلائی جارہی مہم میں اس کی گنجائش نظر نہیں آتی، وہ ہر اس شخص پر ٹوٹے پڑرہے ہیں، جو ہندوستان کے موجودہ حالات کا شکوہ کناں ہے، جو عدم رواداری کے اس دور میں زبان کھولتا ہے، اور اپنی ناراضگی جتاتا ہے وہ فرقہ پرستوں کی نظر میں معتوب ہوجاتا ہے، ابھی حال ہی میں نصیر الدین شاہ نے جو فلمی دنیا میں اداکار کی حیثیت سے معروف ومشہور ہیں اور ملک کا کئی باوقار ایوارڈ حاصل کرچکے ہیں بلند شہر حادثہ اور انسپکٹر سبودھ کانت کے قتل پر اپنی زبان کھولی اور کہا کہ اس ملک میں انسانی جان سے زیادہ گائے قیمتی ہوگئی ہے، یہ ملک کے لیے اچھا نہیں ہے، انہوں نے واضح کیا کہ میں ان حالات سے ڈرتا نہیں ہوں، لیکن مجھے ان حالات پر غصہ بہت آتا ہے، بس پھر کیا تھا فرقہ پرست طاقتوں نے نصیر الدین شاہ کو غدار وطن تک کہہ ڈالا، حد تو یہ ہے کہ بی جے پی کے بعض وزراء بھی اس بیان کی مذمت میں پیش پیش نظر آئے، انہوں نے ان باتوں کے حوالہ سے بھی نصیر الدین شاہ کی مذمت کی، جو انہوں نے کہا ہی نہیں تھا، بقول فیض احمد فیض وہ بات جس کا سارے فسانے میں ذکر نہیں وہ بات ان کو بہت ناگوار گذری ہے، حالاں کہ انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو نصیر الدین شاہ نے کچھ غلط بات نہیں کہی تھی، انہوں نے تو ڈر اور خوف کا ذکر بھی نہیں کیا تھا اور اگر کہا بھی تھا تو اس کا جواب یہ تھا کہ انہیں دوسرے لوگوں کی طرح سیکوریٹی فراہم کرادی جاتی، لیکن سیکوریٹی تو کیا فراہم کرائی جاتی ان کی زندگی کو پہلے سے زیادہ خطرات لاحق ہوگیے، اور اب وہ ان دنوں فرقہ پرستوں کی ہیڈ لسٹ پر ہیں، جس کی وجہ سے کئی پروگرام ان کے منسوخ ہوئے اور کئی میں انہیں جانے نہیں دیا گیا، ایک صاحب نے تو ان کے نام سے ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھی کٹوا دیا تاکہ وہ پاکستان چلے جائیں، البتہ ٹکٹ کٹوانے والا یہ بھول گیا کہ ٹکٹ بغیر ویزا کے بے کار ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ فرقہ پرست طاقتیں جس آزادی اظہار رائے کا سہارا لے کر اناپ شناپ بکتی رہتی ہیں، دوسروں کے لیے وہ اس کی روادار نہیں ہیں، بلکہ وہ دوسروں کی زبان بند رکھوانا چاہ رہی ہیں، اور دستور زبان بندی کو اس قدر رواج دینا چاہتی ہیں کہ بات کرنے کو زبان ترسنے لگے، ظاہر ہے کسی بھی ملک کے لیے یہ اچھی علامت نہیں ہے۔

یہ معاملہ چلتا رہے گا تا آں کہ فرقہ پرستوں کو کوئی دوسرا موضوع ہاتھ نہ آجائے، میرے نزدیک اس قضیہ کا حل یہی ہے کہ جس طرح دوسرے لوگوں کو سیکوریٹی فراہم کی جاتی ہے نصیر الدین شاہ کو بھی سیکوریٹی دی جائے تاکہ ان کا غصہ کم ہو اور ہندوستان میں ایسا ماحول بنایا جائے کہ کسی کو نہ ڈر لگے اور نہ حالات دیکھ کر غصہ آئے، اگر حکمراں جماعت نے ایسا کرلیا تو یہ بڑی کامیابی ہوگی، کیوں کہ معاملہ صرف مسلمانوں کا نہیں، اب تو چرچ پر سنگ باری اور عیسائیوں پر تلواروں سے حملہ بھی ہونے لگا ہے۔ یعنی زد میں اکیلا مسلمان ہی نہیں، پوری اقلیت ہے۔

تعدد ازدواج

”اسلام نے یقیناً ایک سے زیادہ نکاح کی اجازت دی ہے، لیکن یہ عدل سے مشروط ہے، اگر کوئی شخص ایک سے زیادہ بیویوں کے درمیان عدل کی صلاحیت اپنے اندر نہیں پاتا ہو تو اسے دوسرے نکاح کی اجازت نہیں ہے، اسلام میں ایسے تعدد ازدواج کی اجازت ہے جو ضرورت اور سنجیدہ فکر پر مبنی ہو اور جس کا مقصد محض پہلی بیوی کو ایذاء پہونچانا نہ ہو، اگر سماجی نقطۂ نظر سے غور کیا جائے تو بعض اوقات تعدد ازدواج خود عورت کے لیے باعث رحمت بن جاتا ہے اور اس کے ذریعہ پہلے رشتۂ نکاح کو باقی رکھنے میں مدد ملتی ہے۔“ (حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی)

بلا تبصرہ

”دنیا میں ایسے لیڈروں کی کمی نہیں؛ جو مفلسی کے خاتمے کی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور ان کی باتوں سے ایسا لگتا ہے کہ مفلسی چند برسوں میں کل کی بات ہوجائے گی، مگر اس سچائی سے کون انکار کرسکتا ہے کہ مفلسی باتوں سے ختم نہیں کی جاسکتی، اس کے خاتمہ کے لیے سنجیدگی سے اس پر توجہ دینی ہوگی، طاقتور اور ترقی یافتہ ملکوں کو ذاتی مفاد کو پرے رکھ کر ان ملکوں کو امداد فراہم کرنی ہوگی، جنہیں مفلسی نے توڑ رکھا ہے، مگر ان باتوں کی گنجائش نظر نہیں آتی۔“ (راشٹریہ سہارا ۲۴ر نومبر ۲۰۱۸)

اللہ کی باتیں۔۔۔ رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

اچھی بات بھی صدقہ ہے:

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ صرف اللہ ہی کی عبادت کرنا، والدین، قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا، لوگوں سے بھلی بات کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا، پھر کچھ لوگوں کے سوا تم لوگ اس عہد سے پھر گئے اور تم ہو ہی وعدے سے پھرنے والے لوگ۔ (سورۂ بقرہ: ۸۳)

مطلب: قرآن مجید کی اس آیت میں حق تعالیٰ شانہ نے عہد نبوت کے یہودیوں کو ان باتوں کی یاددہانی کرائی، جن کا اللہ تعالیٰ نے ان آباء واجداد کو حکم دیا تھا اور ان سے عہد و پیمان لیا تھا کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا، والدین اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا، یتیموں اور مسکینوں کے سروں پر دست شفقت پھیرنا اور لوگوں سے بھلی اور اچھی بات کرنا؛ لیکن اس نے بدعہدی کی اور ان میں سے کسی بھی عہد و پیمان کا پاس ولحاظ نہیں رکھا کچھ لوگوں کے علاوہ پوری قوم نے اس کی خلاف ورزی کی، جو تقاضائے شریعت کے بھی خلاف تھا، اس لیے اب تم اس روش کو ہرگز اختیار نہ کرو اور اپنے بھولے ہوئے سبق کو یاد کر کے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کرو، گویا اللہ جل شانہ نے اس آیت کے ذریعہ امت محمدیہ کو تلقین کی کہ تم کبھی یہودیوں کی روش اختیار نہ کرنا؛ بلکہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامے رہنا، ایمان ویقین کو پختہ رکھنا، معاشرت ومعیشت میں قرآن وحدیث کو مشعل راہ بنانا، چنانچہ اس امت نے اس عہد و پیمان کو دوسری امتوں اور ملتوں کے مقابلہ میں زیادہ خیال رکھا، انہوں نے عقائد وعبادات اور دیگر شعبہائے زندگی میں سنت وشریعت کو چراغ راہ بنایا، قرآن مجید کے اس عمومی حکم میں اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو سب سے نرم خوئی اور خوش خلقی کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی؛ تاکہ آپس میں خوشگوار تعلقات پیدا ہوں، اگر مخاطب مسلمان ہے تو اس کو سلام کرنا اور خندہ پیشانی سے بات چیت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور اگر کافر ہے تب بھی اس کے ساتھ اچھے انداز میں گفتگو کرنا؛ کیوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کو فرعون کی طرف بھیجا تو یہ ہدایت دی کہ اس سے کشادہ دلی اور نرم خوئی سے بات کرنا تو آج جو کلام کرنے والا ہے، وہ حضرت موسیٰ سے افضل نہیں اور مخاطب کتنا ہی برا ہو، فرعون سے زیادہ برا اور خبیث نہیں؛ اس لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی بات صدقہ ہے، یعنی طرح صدقہ وخیرات کر کے کسی محتاج کی حاجت روائی کی جاتی ہے، اسی طرح میٹھی زبان سے اس کے زخموں پر پھاہا رکھا جاتا ہے اور اس کی دلجوئی کی جاتی ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر نہ جانو، چاہے نیکی یہی ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ مسکراتے چہرے سے ملو۔ اس سے باہم مروت اور محبت بڑھے گی؛ اس لیے اللہ کے بندوں کو چاہیے کہ وہ نیک بات بولیں، نرم لہجے میں گفتگو کریں، اس سے آپس میں میل ملاپ اور محبت پیدا ہوگی، اس کے بالمقابل حقارت اور نفرت سے بات کرنے میں پھوٹ پیدا ہوگی، پھر غصہ کی آگ بھڑکے گی اور خانہ جنگی شروع ہو جائے گی، مسلمانوں کی شان اس قسم کی غیر مہذبانہ حرکتوں اور باتوں سے بہت اونچی ہونی چاہیے۔

صدقہ وخیرات کرتے رہو:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے مسلمان مالداروں پر ان کے مال میں اتنا حق (یعنی زکوٰۃ) فرض کیا ہے، جو ان کے غریبوں کو کافی ہو جائے اور غریبوں کو بھوکے ننگے ہونے کی جب کبھی تکلیف ہوتی ہے، مالداروں ہی کی اس کرتوت کی بدولت ہوتی ہے کہ زکوٰۃ نہیں دیتے، یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ان سے سخت حساب لینے والا اور ان کو دردناک عذاب دینے والا ہے۔ (طبرانی)

وضاحت: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنے مال میں زکوٰۃ نکالنے کا جو قانون بنایا ہے، اس کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ اسلامی معاشرہ کو معتدل اور متوسط معاشرہ بنایا جائے؛ تاکہ سماج کا کوئی آدمی غربت وافلاس کے باعث بھوکا پیاسا نہ رہے؛ اس لیے اللہ تعالیٰ نے مالداروں سے کہا کہ وہ ضرورت مندوں کو تلاش کر کے ان کا حق ان کو پہونچائیں، چونکہ معاشرہ میں ہر طرح کے لوگ رہتے ہیں؛ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مصارف بھی متعین فرما دیا کہ یہ آٹھ قسم کے لوگ زکوٰۃ وصدقات کے مستحق ہیں: (۱) فقراء وغرباء، (۲) مساکین ومحتاج، (۳) اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والے کارکن، (۴) مؤلفۃ القلوب یعنی جن کے لیے تالیف قلب مطلوب ہو، (۵) غلاموں کو آزاد کرنے میں خرچ کیا جائے، (۶) قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں مدد کی جائے، (۷) راہ خدا میں رہنے والے، (۸) مسافروں کی امداد۔ اگر معاشرہ میں پائے جانے والے اس طرح کے لوگوں کی زکوٰۃ وصدقات کے ذریعہ اعانت ہو جائے تو خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلامی معاشرہ میں ایک بھی شخص مفلس ومحتاج نہیں رہے گا۔ ان میں بہت سے ایسے ضرورت مند اور نادار لوگ بھی ہیں، جو محتاجی کی زندگی بسر کرتے ہیں، مگر اپنی غربت وحیا کی وجہ سے دوسروں کے سامنے دست سوال نہیں کرتے، ایسے لوگوں تک زکوٰۃ پہونچانا ایک بڑی نیکی ہے؛ اس لیے ہر صاحب استطاعت لوگوں کو اپنے شہر اور محلّہ کے لوگوں کی خبر گیری کرتے رہنا چاہیے، ویسے شریعت نے اجتماعی نظام کے ساتھ زکوٰۃ کی تقسیم کو فوقیت دی ہے؛ کیوں کہ اس کے ذریعہ مدارس، یتیم خانے، راحت رسانی کے کام، مریضوں اور اسپتالوں کا نظام اور مصیبت زدہ لوگوں کی بھی شرعی ہدایت کے مطابق امداد کی جاتی ہے، اللہ کے فضل وکرم سے بہار میں امارت شرعیہ کا ایک شرعی نظام قائم ہے، یہاں کے مختلف شعبہ جات میں ایک شعبہ بیت المال کا بھی ہے، جس میں مسلمانوں کی زکوٰۃ وصدقات اور عطیات کی رقومات جمع ہو کر شرعی مصارف میں خرچ ہوتی ہیں، مسلمانوں کو چاہیے کہ بیت المال امارت شرعیہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط ومستحکم بنائیں؛ تاکہ ملت کے اندر اجتماعیت کی روح باقی رہے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

عورت اپنے میکہ میں قصر کرے گی:

میرے دو بچے ہیں، ماشاء اللہ بالغ ہیں، یہ دونوں اپنی والدہ کے ساتھ نانیہال جا رہے ہیں، بچوں کا نانیہال میرے یہاں سے دوسو کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، سوال یہ ہے کہ یہ بچے اپنے نانیہال میں پوری نماز پڑھیں گے یا قصر کریں گے، اسی طرح میری اہلیہ وہاں مقیم ہو جائیں گی یا مسافر رہیں گی؟

الجواب ــــــــ وباللّٰہ التوفیق

شادی کے بعد جب عورت اپنے شوہر کے گھر میں مستقل رہنے لگی تو اب وہی اس کا وطن اصلی ہے اور والد کا گھر جو اس کا وطن اصلی تھا، اس کے لیے وطن اصلی نہیں رہا۔ لہذا صورت مسئولہ میں اگر وہ اپنے میکہ میں پندرہ دن سے کم قیام کے ارادہ سے جائے گی تو وہ مسافر ہوگی اور قصر کرے گی، بچے بھی قصر کریں گے؛ لیکن اگر سب کا ارادہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ہو تو سب مقیم ہوں گے اور نماز پوری پڑھیں گے۔ **والوطن الأصلي هو وطن الإنسان في بلدته أو بلدة أخرى اتخذها دارا وتوطن بها مع أهله وولده وليس من قصده الارتحال عنها بل التعيش بها وهذا الوطن يبطل بمثله لا غير وهو ان يتوطن في بلدة أخرى وينتقل الأهل إليها فيخرج الأول من أن يكون وطنا اصليا حتى لو دخله مسافرا لا يتم.** (البحر الرائق، باب المسافر: ۲/۲۳۶)

مرد اپنے سسرال میں مسافر رہے گا یا مقیم:

میرا سسرال مسافت شرعی پر ہے، وقتاً فوقتاً سسرال جانا ہوتا ہے، سوال یہ ہے کہ میں اپنے سسرال میں مسافر رہوں گا یا مقیم ہو جاؤں گا؟

الجواب ــــــــ وباللّٰہ التوفیق

شوہر کے لیے سسرال وطن اصلی کے حکم میں اس وقت ہوگا، جبکہ بیوی وہیں رہتی ہو، یا شوہر نے وہاں مکان بنا کر رہنے کا عزم کر لیا ہو، ان دونوں صورتوں میں شوہر مقیم ہوگا اور نماز پوری پڑھنی ہوگی۔ **إذا جاوز عمران مصره ... ان كان ذلك وطنا اصليا بأن كان مولده وسكن فيه أو لم يكن مولده ولكنه تأهل به وجعله دارا يصير مقيما بمجرد العزم إلى الوطن.** (فتاویٰ قاضی خان علی هامش الهندية: ۱/۱۶۵)

لیکن اگر مذکورہ صورت نہ ہو اور پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہو تو شوہر مسافر ہوگا اور نماز قصر کرنی ہوگی، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر مکۃ المکرّمہ میں دس دن قیام کے دوران قصر فرمایا تھا، حالانکہ مکۃ المکرّمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت تھی اور آپ نے وہاں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی کیا تھا؛ لیکن چونکہ بیوی وہاں نہیں رہتی تھیں اور نہ آپ نے وہاں سکونت اختیار کی؛ بلکہ اہلیہ محترمہ کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے اور مدینہ طیبہ ہی کو اپنا مستقل جائے سکونت بنا لیا، حجۃ الوداع کے موقع پر تمام ازواج مطہرات آپ کے ساتھ تھیں، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے خاندان اسی طرح حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جن سے مکہ ہی میں نکاح ہوا، ان کے بھی خاندان مکہ میں موجود تھے؛ لیکن اس سب کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں قصر کیا، آپ نماز کے بعد فرماتے تھے: اے مکہ والو! اپنی نماز پوری کر لو؛ اس لیے کہ ہم لوگ مسافر ہیں۔

قال: حدثني يحي بن ابي اسحاق سمعت أنسا رضي الله عنه يقول: خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم من المدينة إلى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا إلى المدينة، قلت: أقتمتم بمكة شيئا؟ قال: أقمنا بها عشرا. (صحيح البخاري، باب ماجاء في التقصير: ۱/۱۴۷)

کفایہ میں ہے: **ألا ترى ان مكة كان وطنا اصليا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لما هاجر منها إلى المدينة بأهله وتوطن ثمه انتقض وطنه بمكة حتى قال عليه الصلاة والسلام عام حجة الوداع: اتموا صلاتكم يا أهل مكة، فانا قوم سفر.** (الكفاية: ۲/۱۷)

علامہ ظفر احمد صاحب عثمانیؒ امداد الاحکام میں تحریر فرماتے ہیں: کسی شہر میں محض نکاح کر لینے سے وہ وطن اصلی نہیں ہو جاتا؛ بلکہ اہل کا وہاں رکھنا اور وہاں سے منتقل نہ کرنا شرط ہے۔ آگے فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی شہر میں نکاح کر کے زوجہ کو وہاں نہ رکھے؛ بلکہ اپنے شہر لے آئے تو زوجہ کا وطن شوہر کا وطن اصلی نہ ہوگا، شوہر جب وہاں مسافر ہو کر گذرے تو قصر کرے گا اور اگر زوجہ کو اسی کے وطن میں رکھے تو اس کا وطن زوج کا وطن ہو جائے گا، خواہ زوج کا مستقل قیام اپنے وطن میں رہتا ہو، یا دونوں جگہ ہو۔ (امداد الاحکام: ۲/۳۱۰)

لہذا صورت مسئولہ میں اگر آپ کی بیوی اپنے میکہ میں رہتی ہو تو وہاں جانے پر آپ مقیم ہوں گے اور اگر بیوی آپ کے یہاں رہتی ہے اور یوں ہی کبھی کبھار پندرہ دن سے کم قیام کے ارادے سے آپ کا وہاں جانا ہوتا ہے تو مسافر رہیں گے، نماز قصر کرنی ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مقیم امام کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو جائے:

ایک مسافر نے مقیم امام کے پیچھے ظہر کی چار رکعت نماز پڑھی، بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی نماز فاسد ہوئی ہے تو اب مسافر دو رکعت پڑھے گا یا چار رکعت؟

الجواب ــــــــ وباللّٰہ التوفیق

مسافر پر چار رکعت نماز مقیم امام کی متابعت کی وجہ سے تھی، اب جبکہ نماز فاسد ہوگئی تو تنہا پڑھنے کی صورت میں دو رکعت ہی پڑھنی ہوگی۔ (الفتاویٰ الہندیۃ: ۱/۱۴۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 56/66 شمارہ نمبر 50 مورخہ ۲۳؍ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۸ء روز سوموار

طلاق بل

مرکزی حکومت نے تین طلاق سے متعلق بل کو اپنی انا اور وقار کا مسئلہ بنالیا ہے، پہلے پارلیامنٹ سے عجلت میں پاس کرایا، راجیہ سبھا سے پاس کرانے میں ناکام رہی تو مختصر سی ترمیم کر کے آرڈی ننس لے آئی، لیکن آرڈی ننس کی ایک خاص مدت ہوتی ہے، پہلی فرصت میں جب پارلیامنٹ کا اجلاس منعقد ہوا تو اسے پاس کرالینا ضروری ہوتا ہے۔

چنانچہ پارلیامنٹ کے سرمائی اجلاس میں دوبارہ ترمیم شدہ مسودہ منظوری کے لیے پیش کیا گیا، مختلف پارٹیوں کے نمائندوں نے اس پر بحثیں کیں اور ثابت کیا کہ یہ بل مسلم پرسنل لا اور دستور ہند میں اقلیتوں کو دیے گیے حقوق کے خلاف ہے، اس بل کے پاس ہونے سے مسلم عورتوں کے مسائل میں اضافہ ہوگا، شوہر کے تین سال جیل میں رہنے کی صورت میں خاندان اجڑ جائے گا اور جب شوہر تین سال بعد گھر لوٹ کر آئے گا تو وہ اس عورت کو کس طرح بیوی بنا کر رکھ سکتا ہے، جس نے اسے جیل کی ہوا کھلائی، اس کے علاوہ اسلامی قانون کے اعتبار سے تین طلاق کے بعد اگر وہ اس کے ساتھ رہتا ہے تو یہ کھلی ہوئی حرام کاری ہوگی، مسلمان بھلا اسے کس طرح گوارہ کرسکتا ہے، ارکان پارلیمان نے یہ واضح کیا کہ اس بل کا استعمال ذاتی دشمنی نکالنے کے لیے بھی کیا جاسکتا ہے، اسدالدین اویسی نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کے بارے میں جس کا سہارا لے کر حکومت یہ بل پاس کرانا چاہتی ہے، غلط اور جھوٹ قرار دیا، ان کا کہنا تھا کہ سپریم کورٹ کے فیصلے میں ایسا کچھ نہیں ہے اور اگر ہے تو وزیر قانون اسے پڑھ کر سنائیں، لیکن وہ جو کہا گیا ہے کہ ''بدلتی ہے جب ظالم کی نیت نہیں کام آتی دلیل اور حجت'' حزب اختلاف کی جانب سے کی گئی ساری بحث اور پیش کی گئی ساری دلیلیں اکثریت کے نشے میں بے کار ہوگئی ہیں، حزب مخالف کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ اس بل کی مخالفت میں واک آؤٹ کر جائیں، ساڑھے چار گھنٹے چلنے والی بحث میں ارکان نے تیرہ ترمیمات پیش کیں اور کہا کہ اسے جوائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے حوالہ کرنا چاہیے تا کہ اس بل کے دفعہ پر وہاں غور کرلیا جائے جن کے لیے یہ قانون لایا جارہا ہے، ان سے تبادلہ خیال کر کے مسودہ کو آخری شکل دی جائے، لیکن جب ان تجاویز کے رد کرنے کی بات آئی تو کانگریس، نیشنلسٹ کانگریس، اے آئی ڈی ام کے، سماج وادی پارٹی اور راشٹریہ جنتا دل نے ایوان کا بائیکاٹ کیا، میدان خالی تھا، ووٹنگ ہوئی، دوسو پینتالیس ووٹ حمایت میں پڑے اور گیارہ ووٹ علامتی طور پر مخالفت میں ڈالے گیے، بی جے پی کو اس کے لیے وہپ جاری کر کے سارے ممبران کی شرکت کو یقینی بنانا پڑا، اسپیکر سمترا مہاجن بھی اس مسئلے پر کنفیوز رہیں، بالآخر وزیر قانون روی شنکر کے کہنے پر بل بغیر کسی ترمیم کے پاس کردیا گیا۔

لیکن پارلیامنٹ میں پاس ہوجانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ قانون بن گیا، بلکہ اسے قانون بننے میں ابھی کئی مراحل سے گذرنا ہوگا، ہمیں یہاں پر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی جانب سے کی جانے والی محنت کی داد دینی چاہیے کہ وہ حزب مخالف کی تمام سیاسی پارٹیوں کو اپنا موقف سمجھانے میں کامیاب رہی، جس کے نتیجے میں مسلم پرسنل لا کے حوالے سے غیر مسلم ارکان پارلیامنٹ نے مفید اور اہم بحثیں کیں جو ایوان کی کاروائی کا حصہ بنا، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی اس مہم کے مثبت اور مفید اثرات آئندہ بھی دیکھنے میں آتے رہیں گے۔

سدّ باب

اسلام اخوت ومحبت، رافت حمیت ومروت، امن وآشتی، مدارات ومواسات کا مذہب ہے، وہ یکجہتی کی ان تمام کوششوں کو سراہتا ہے، جو اسلامی عقائد ونظریات سے متصادم نہ ہوں، اور جن سے دوسرے ادیان کی مشابہت لازم نہ آتی ہو، اس کے برعکس وہ فتنہ وفساد کی ہر کوشش اور اس کے برپا کرنے کو مذموم قرار دیتا ہے، اس سلسلہ میں اس کا بہت صاف اور واضح اعلان ہے کہ فتنہ قتل سے بڑی چیز ہے۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا، زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ کرو، ایک دوسری آیت میں ان قوموں کا تذکرہ کرتے ہوئے جنھوں نے فتنہ وفساد کو اپنا شعار بنالیا، ارشاد فرمایا: جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑکانا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو فرو کردیتے ہیں، اور وہ ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتے۔ ایک اور آیت میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ بیان کر کے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی کی جان لے بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو، یا زمین میں فساد کیا ہو، تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا، اور جس نے کسی کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچایا۔ اس آیت میں اگر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ انسانی جان کی حرمت وعظمت کا معیار قلت وکثرت پر اسلام نے نہیں رکھا، بلکہ ایک ایک فرد کو پوری سوسائٹی کے قائم مقام بنادیا، اس لیے کہ ایک ایک جان انسانیت کی متاع عزیز ہے اور اس کا ضیاع انسانیت کی ضیاع کے مترادف ہے۔

فساد پھیلانے والے چوں کہ انسانی جان کے ساتھ املاک کو بھی تباہ کردیا کرتے ہیں، پھر ان کے ساتھ حکومت کی مشنری بھی شامل ہوجائے تو یہ فساد اپنے ساتھ اور بھی تباہی لاتا ہے، اس لیے اللہ رب العزت نے ایسی حاکمانہ قوت وطاقت کی بھی مذمت کی، جو اچھے مقاصد میں استعمال ہونے کے بجائے ظلم وستم اور غارت گری کے لیے استعمال کیا جارہا ہو۔ ارشاد فرمایا: اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، اور کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کرتا ہے اور اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

احادیث میں بھی تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے ارشادات کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن میں بے گناہوں کے خون بہانے کو بدترین گناہ کہا گیا ہے، حضرت انسؓ بن مالک کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور قتل نفس ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن اپنے دین کے دائرے میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ حرام خون نہیں بہاتا۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اور پہلی چیز جس کا فیصلہ لوگوں کے درمیان کیا جائے گا وہ خون کے دعوے ہیں۔ اسلام نے قتل سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے بعد ان اخلاقی قدروں پر زور دیا جن پر عمل پیرا ہونے سے فساد کا اندیشہ ہی باقی نہیں رہتا، اس سلسلے میں فساد کے تین اہم ذرائع زر، زن، زمین کی محبت واہمیت انسانی قلوب سے نکالنے کی کوشش کی، چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی ایک رونق ہیں۔ ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لیے ایک آزمائش کی چیز ہیں۔

ایک اور آیت میں انسان کو امراء اور سرمایہ داروں کی طرف حریصانہ نگاہ ڈالنے سے منع کیا اور اسے عارضی بہار قرار دیا اور فرمایا: اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا، جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تا کہ انھیں اس سے آزمالیں، تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔ ان آیات واحادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام نے نہ صرف فتنہ وفساد سے روکا، بلکہ اس کے رونما ہونے کی جو شکلیں پائی جاتی ہیں، ان کی بے بضاعتی کا احساس دلا کر فتنہ وفساد کے دروازے بند کردیے۔

جوڑ توڑ

۲۰۱۹ء میں ہونے والے انتخاب کی تیاریاں زوروں پر شروع ہوگئی ہیں، ان تیاریوں کا ایک اہم حصہ سیاسی پارٹیوں کا جوڑ توڑ ہوا کرتا ہے، ناز ونخرے تیور اور پارٹی کی اہمیت کی بنیاد پر یہ جوڑ توڑ ہوا کرتا ہے، چراغ پاسوان نے تھوڑا تیور بدلا تو انہیں مطلوبہ سیٹ مل گئی اور بوڑھے باپ رام بلاس پاسوان کے لیے راجیہ سبھا کی سیٹ بھی وعدہ کی حد تک جھولی میں آگئی اگر رام بلاس پاسوان نے اپنی دوسری بیگم رینا پاسوان کو دلت خاندان سے ثابت کردیا تو ان کے لیے حاجی پور سے لڑنے کا راستہ بھی صاف ہوجائے گا اور یہ سٹ خاندان میں رکھنے کی قواعد شروع ہوجائے گی، دقت یہ ہے کہ اب تک سماج رینا پاسوان کو برہمن خاندان کی پنجابن سمجھتا رہا ہے، اگر وہ واقعی برہمن ہیں تو حاجی پور ہریجن حلقہ ہونے کی وجہ سے اس سٹ پر ان کی دعویداری نہیں بن پائے گی، کیوں کہ باپ کے دلت ہونے کی وجہ سے بچے تو دلت قرار پائیں گے، مگر برہمن عورت صرف دلت سے شادی کر لینے کی وجہ سے دلت نہیں قرار دی جاسکتی، باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ رام بلاس پاسوان، رینا پاسوان کو دلت قرار دینے کے لیے ثبوت وشواہد مہیا کرنے میں لگے ہیں، ہندوستان میں یہ بہت زیادہ مشکل نہیں ہے، جب ہنومان جی کو مسلم، دلت اور بجرنگ بلی کو ہریجن بتایا جاسکتا ہے تو رینا پاسوان کو دلت ثابت کرنا کون سا مشکل کام ہے، رینا پاسوان تو ہمارے دور کی ہیں اور اقتدار کی کنجی ان کے شوہر کے ہاتھ میں ہے۔

اس جوڑ توڑ میں بہار میں نتیش کمار کی حکمت عملی کامیاب رہی ہے اور گذشتہ انتخاب میں صرف دو سیٹوں پر جیت درج کرانے والی پارٹی نے برابر برابر سیٹوں پر لڑنے کا سمجھوتہ کرلیا ہے، یعنی ۱۷؍پر بی جے پی اور باقی سترہ پر جدیو، اس سمجھوتے کی وجہ سے بہار کی سیاست میں بی جے پی بیک فٹ پر چلی گئی ہے، کیوں کہ گذشتہ انتخاب میں اس کے بائیس ارکان جیت کر پارلیامنٹ پہونچے تھے، موجودہ سمجھوتے کی وجہ سے اسے پانچ جیتی ہوئی سیٹ سے اگلے انتخاب میں ہاتھ دھونا پڑے گا، جدیو کے صدر اور بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی جوڑ توڑ میں یہ بڑی کامیابی ہے، اس کی وجہ سے ان پانچ سیٹوں پر پارٹی کارکنان بغاوت پر بھی آمادہ ہوسکتے ہیں، اگر ایسا ہوا تو نتائج پر اس کے اثر انداز ہونے سے انکار نہیں کیا جاسکتا، عظیم اتحاد میں سیٹوں کے بٹوارے کی پالیسی پردۂ خفا میں ہے، کانگریس، راشٹریہ جنتا دل، راشٹریہ لوک سمتا پارٹی کے ساتھ وکاس شیل انسان پارٹی کے قومی صدر اور ملاح کے بیٹے مکیش سہنی بھی عظیم اتحاد کے حصہ بن گئے ہیں، جس سے عظیم اتحاد کی طاقت مضبوط ہوئی ہے، سیٹوں کی تقسیم کے وقت اگر اٹھا پٹک نہیں ہوئی اور باغی امیدوار نے پارٹی کے نامزد امیدواروں کے راستے میں روڑے نہیں اٹکائے تو عظیم اتحاد کی پوزیشن ۲۰۱۴ء کے انتخاب سے یقیناً اچھی رہے گی، البتہ یہ کہنا کہ بہار میں ان ڈی اے کا کھاتا نہیں کھلے گا، بیوقوفوں کی جنت میں رہنے اور خوابوں پر اعتماد کرنے جیسا ہے۔

چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر

سی بی آئی کا کام ہی تحقیق وتفتیش کا ہے، جرائم اور بدعنوانیوں کے بارے میں اس کی معلومات حقیقی ہوا کرتی ہیں، یہ الگ سی بات ہے کہ بعض دفعہ داخلی وخارجی دباؤ کی وجہ سے اس حقیقی علم کا افشاء کرنا اس کے لیے ممکن نہیں ہوتا، لیکن اگر یہ ایجنسی سرے سے کسی معاملے میں اپنی لاعلمی کا اظہار کرے تو اسے کون مانے گا، اور اگر مان لیا جائے تو ایجنسی کی کارکردگی پر سوالیہ نشان لگ جائے گا اور لوگوں کی یہ رائے بنے گی کہ اس ایجنسی میں وہ لوگ کام کررہے ہیں جو بے صلاحیت ہیں۔

لیکن کیا کیجئے، سہراب الدین شیخ، کوثر بی اور تلسی رام پر جاپتی انکاؤنٹر کیس میں سی بی آئی نے عدالت میں یہی رخ اختیار کیا، جس کے نتیجے میں اڑتیس ملزمین کو رہائی کا پروانہ مل گیا، سی بی آئی نے ٹرائل سے پہلے ہی چودہ بڑے لوگوں کو بری کر دیا تھا، جس میں امیت شاہ راجستھان کے سابق وزیر داخلہ گلاب چند کٹاریا اور کئی آئی پی اس افسران شامل تھے، نیچے درجے کے جو ملزمین بچ گیے تھے ۲۱؍دسمبر ۲۰۱۸ء کو ثبوت وشواہد کی عدم دستیابی کا سہارا لے کر انہیں بھی بری کردیا گیا، اس معاملہ میں جج کا یہ تبصرہ بہت معنی خیز ہے کہ میں مجبور ہوں، یہ مجبوری ثبوت کی عدم دستیابی کی بھی ہوسکتی ہے اور دباؤ کی بھی، دباؤ کی بات اس لیے بھی سمجھ میں آتی ہے کہ دوسو پنچانوے گواہ منحرف ہوگیے، جج نے انکاؤنٹر کا اقرار کیا، لیکن کس نے قتل کیا؟ اس کا پتہ اسے نہیں چل سکا، ممکن ہے جج صاحب کو جسٹس لویا کے حشر نے بھی اس قسم کے فیصلے پر مجبور کیا ہو، وجہ کچھ بھی ہو، لیکن یہ بات صاف ہے کہ تفتیشی ایجنسیوں نے اپنی ذمہ داری نہیں نبھائی، تین تین ایجنسیاں تحقیق میں لگی تھیں، اور یہ تینوں مل کر بھی یہ معلوم نہ کرسکیں کہ سہراب الدین، کوثر بی اور پرجاپتی کو کس نے ہلاک کیا تھا، ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اس عدالت کے بعد بھی ایک عدالت ہے جس میں نہ کسی کا دباؤ اثر انداز ہوتا ہے اور نہ وہاں ثبوت وشواہد مٹانے کا امکان ہے، اس عدالت کا فیصلہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیتا ہے، شاعر نے کہا ہے ؎

قریب ہے یار و روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

یادوں کے چراغ

مولانا حسیب الرحمٰن قاسمیؒ

: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

دارالعلوم حیدرآباد کے سابق شیخ الحدیث، جامعہ رحمانی مونگیر کے سابق استاذ وناظم تعلیمات، استاذ الاساتذہ، نامور عالم دین، احادیث کے رمز شناش، محدث کبیر، تلمیذ شیخ الاسلام اور خطیب بے مثال حضرت مولانا حسیب الرحمٰن قاسمی کا ۲۴/دسمبر ۲۰۱۸ء مطابق ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ کو ایک بج کر دس منٹ سوموار کی رات انتقال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون، نماز جنازہ اسی دن بعد نماز ظہر مولانا ثمیر الدین صاحب ناظم مدرسہ رشیدیہ لوہیا کا ندر ضلع کشن گنج نے پڑھائی اور کم وبیش دس ہزار لوگوں کی موجودگی میں آبائی گاؤں ڈابر ضلع کشن گنج میں تدفین عمل میں آئی۔

مولانا حسیب الرحمٰن قاسمی بن حاجی شمس الحق بن محمد حسن علی بسواس (م ۱۹۶۴) بن سنگھو بسواس م ۱۹۳۶ میں اپنے آبائی گاؤں ڈابر ڈاک خانہ سرائے کوری تھانہ بہادر گنج ضلع کشن گنج میں پیدا ہوئے، پردادا کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاندان سنگھو بسواس کے وقت میں مشرف باسلام ہوا تھا، آپ کے والد جناب شمس الحق صاحب علاقہ کے بڑے زمیندار اور با اثر شخصیت کے حامل تھے۔ قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کے دست گرفتہ تھے، غرباء ومساکین کی امداد کے لیے کئی قطعہ اراضی وقف کیا تھا، سخاوت اور مہمان نوازی کا شہرہ ہر چہار طرف تھا، ایسے بافیض گھرانے میں پرورش وپرداخت کی وجہ سے صالحیت کے آثار مولانا میں بچپن ہی سے ہویدا تھے، مکتب کی تعلیم گاؤں میں حاصل کرنے کے بعد ابتدائی تعلیم کے لیے دارالعلوم لطیفی کٹیہار میں داخل ہوئے، گیارہ بارہ سال کی عمر میں دارالعلوم دیوبند کے لیے رخت سفر باندھا اور عربی سوم میں داخل درس ہوئے، ۱۹۵۶ء میں فراغت کے بعد دو سال تکمیل افتاء وتکمیل علوم وفنون میں لگایا، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے آخری سال کے طالب علموں میں آپ تھے اس دور کے نامور اساتذہ قاری محمد طیب صاحبؒ، مولانا فخر الدین صاحب، مولانا انظر شاہ کشمیری، مولانا محمد حسین بہاری اور علامہ بلیاوی رحمہم اللہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا اور علم وعمل میں ممتاز ہوکر وطن لوٹے، تدریسی زندگی کا آغاز جامعہ رحمانی مونگیر سے کیا، حضرت مولانا منت اللہ رحمانی امیر شریعت رابع کی خصوصی توجہ اور شفقت سے بہرہ ور رہے، بخاری شریف کے علاوہ احادیث کی تمام کتابیں پڑھائیں، ناظم تعلیمات بھی رہے، اور عہد شباب کے ۲۲/سال تک یہاں پورے انہماک سے تدریسی فرائض انجام دیتے رہے، اسی دور کے نامور تلامذہ میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مولانا بدر الحسن قاسمی اور مولانا رضوان القاسمیؒ ہیں، ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۳ء تک جامعہ رحمانی مونگیر سے علاحدگی کے بعد دارالعلوم رحمانی ارریہ سے منسلک رہے، ایک سال کا عرصہ جامعۃ الرشاد اعظم گڈھ اور مفتاح العلوم مئو میں گذارا، مفتاح العلوم میں مولانا کرام علی صاحبؒ کے ڈابھیل چلے جانے کے بعد بخاری شریف کی تدریس ان کے ذمہ آئی، ۱۹۸۵ء میں دارالعلوم حیدرآباد تشریف لے گیے اور کم وبیش اکتیس سال وہاں کے شیخ الحدیث رہے، ذیابطیس کی شدت اور ضعف بصارت کی وجہ سے ۲۰۱۶ء میں تدریسی ذمہ داریوں سے ازخود سبکدوش ہوکر آبائی وطن ڈابر میں قیام پذیر ہوگئے تھے۔

انتقال سے دس روز قبل دل کا دورہ پڑا، گردہ کی کارکردگی متاثر ہوئی، پھیپھڑے نے ہوا کے بجائے پانی قبول کر لیا، نیوتیا گیٹ ول ہوسپیٹل سلی گوری مغربی بنگال میں داخل کیا گیا، ڈاکٹروں نے موت کی دبے قدم آہٹ کو محسوس کیا اور گھر لے جانے کا مشورہ دیا، واپسی کے بعد چھ دن حیات سے رہے اور ساتویں دن وقت موعود آگیا، اہلیہ تین سال قبل ہی حج کی ادائیگی کے بعد مکہ کی مقدس سرزمین میں پیوند خاک ہوچکی تھیں، پس ماندگان میں تین لڑکے مظفر حسین انکم ٹیکس آفیسر، مظاہر الباری سابق مکھیا اور محاسن احمد ہیں، جو نیشنل ہائی اسکول میں 2+ کے استاذ ہیں۔

مولانا مرحوم سے میری دید وشنید کچھ زیادہ نہیں تھی، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے اجلاس حیدرآباد میں شرکت کے موقع سے جس میں حضرت مولانا محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کا چوتھے صدر کی حیثیت سے انتخاب ہوا تھا، ان کی مجلس میں بیٹھنے کی سعادت ملی تھی، ان کی خورد نوازی، حسن اخلاق اور باغ وبہار شخصیت سے مرعوب ومتاثر ہوکر لوٹا تھا، میرا احساس تھا کہ مولانا مرنجا مرنج شخصیت کے مالک ہیں، پڑھنے پڑھانے سے تعلق رکھتے ہیں، انتظامیہ کے رست وخیز سے دور دور رہتے ہیں، یہی وجہ تھی کہ وہ طلبہ میں کامیاب مدرس، علماء میں باوقار عالم دین اور انتظامیہ کی نظر میں بے ضرر انسان تھے، ان کی مقبولیت ہر طبقہ میں عام تھی، لیکن مولانا عوامی آدمی نہیں تھے، اس لیے مخصوص لوگ ہی ان کی مجلس میں باریاب ہو پاتے تھے، ان کا بیش تر وقت مطالعہ میں ہی گذر تا تھا، درس ہو یا تقریر، ترتیب تسلسل، استدلال واستنباط پر آپ کی خصوصی نگاہ رہتی، مولانا گوشہ نشیں لیکن باغ وبہار شخصیت کے مالک تھے، ان کی مجلسی گفتگو لطائف وظرائف سے پر ہوا کرتی تھی چائے کے وہ شوقین اور پان کے عادی تھے۔ علم حدیث سے خصوصی دلچسپی تھی، درس نظامی میں شامل احادیث کی تمام نصابی کتابوں کا درس آپ نے دیا اور پوری دلجمعی کے ساتھ دیا، بخاری شریف میں روایات سے مسائل کے استنباط اور اثبات تراجم کا خصوصی ملکہ اللہ رب العزت نے آپ کو عطا کیا تھا، فقہ میں ہدایہ اور تفسیر میں جلالین سے بھی آپ کو بڑی مناسبت تھی، وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے، ضعف ونقاہت کے باوجود ان کا درس ناغہ نہیں ہوتا تھا، مدارس کے اجلاس میں وہ عموماً حضرت مولانا حمید الدین عاقل حسامیؒ کے رفیق سفر ہوتے اور بہت اہم اور معلوماتی تقریر سے سامعین کو مستفیض فرماتے، جامعہ رحمانی مونگیر میں تدریسی خدمات کے ساتھ فتاویٰ نویسی کا کام بھی پندرہ سال آپ سے متعلق رہا، مولانا کے فتاوے ان کی فقہی بصیرت اور اصول پر گہری نظر کے غماز ہیں، مولانا مرحوم سلف کی یادگار اور اکابر کے نقش قدم پر چلنے والے تھے، سادگی ان کی زندگی کا حصہ تھی، ان کے مقاصد جلیل اور ان کی آرزوئیں قلیل تھیں اور یہی اللہ والوں کا خاصہ رہا ہے۔ اللہ مغفرت کرے بڑی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

تحقیق وتحشیہ صفوۃ المصادر

: ایڈیٹر کے قلم سے

فارسی الفاظ وصیغے سے واقفیت اور اس میں ملکہ پیدا کرنے کے لیے زمانہ دراز سے فارسی کی پہلی کے ساتھ صفوۃ المصادر (آمدنامہ) پڑھانے کا رواج رہا ہے، جن مدارس میں فارسی کے درجات ہیں، اس کے نصاب میں آمدنامہ کی شمولیت ہر دور میں رہی ہے، اس طرح یہ کہنا بجا ہوگا کہ مولانا محمد مصطفیٰ خان بن حاجی محمد روشن خان کی اس تالیف نے قبول عام وتام پالیا ہے، کتابیں بہت سی اس موضوع پر آئیں، لیکن مقبولیت کا جو گراف اس کتاب نے بنایا وہ کسی اور کتاب کے حصہ میں نہیں آیا، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قصد الصیغہ مولفہ مولانا اسحاق خان جالوی، مفتاح القواعد مؤلفہ مولانا محی الدین الہ آبادی، عزیز القواعد اور آمدنامہ مع حاشیہ لذۃ الخواطر مؤلفہ حضرت مولانا عبدالعزیز بسنتی (م ۱۳۷۲ھ) جدید مصدر فیوض مولانا مشتاق چرتھالوی، آمدنامہ محترم مولانا منیر لکھنوی، تلخیص آمدنامہ مع قواعد ناصر زیدی اور آمدنامہ مع مختصر قواعد کی اہمیت کم ہے، لیکن غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ان تمام کتابوں کا اصل ماخذ یہی آمدنامہ ہے، کسی نے ترجمہ کردیا، کسی نے قواعد کا اضافہ کردیا، کسی کو کوئی نئی بات سمجھ میں آئی تو درج کردیا، کسی نے حاشیہ چڑھادیا اور کسی نے مزید تحقیق کا بیڑا اٹھایا، لیکن یہ تمام کاوشیں مل کر بھی آمدنامہ کا نعم البدل نہیں بن سکیں، اور مجموعی طور پر صفوۃ المصادر المعروف بآمدنامہ کی حیثیت بنیادی مرجع کی بنی رہی، لیکن زمانہ دراز سے چھپتے رہنے اور کاپی کرنے کی وجہ سے اس میں غلطیاں درآئی تھیں اور فارسی سے دوری کی وجہ سے مصادر اور اس کے متعلقات کی صحیح خواندگی میں دشواری پیش آرہی تھی، چوں کہ اردو کی طرح فارسی میں بھی اعراب لگانے کا طریقہ رائج نہیں ہے، اس لیے غلط خواندگی کے امکانات دن بدن بڑھتے جارہے تھے۔

اس صورت حال کا ادراک آمدنامہ پڑھانے والے بہت سارے اساتذہ کو تھا، لیکن اللہ رب العزت نے اس کتاب کی تحقیق وتحشیہ کا کام مولانا بدر عالم قاسمی استاذ الجامعۃ العربیہ اشرف العلوم کنہواں ضلع سیتامڑھی کے لیے مقدر کر رکھا تھا، وہ برسوں اس کتاب کی تدریس میں مشغول رہے اور بڑی محنت وجانفشانی سے اس کتاب کی تحقیق وتحشیہ بلکہ تصحیح کا کام معتبر کتابوں کی روشنی میں کیا، مصادر پر اعراب لگائے، تاکہ خواندگی صحیح ہو، حاشیہ میں اعراب کا ذکر کیا اور حوالہ دیکر مستند کیا، اس کام کے لیے انہوں نے انیس چھوٹی بڑی کتابوں کو کھنگالا، مختلف لغات اور فرہنگ کی مدد لی، مثال کے طور پر نگریستن مصدر ہے، دیکھنے کے معنی میں آتا ہے، نگرانی حاصل مصدر ہے، مولانا بدر عالم صاحب نے پہلے مصدر اعراب کے ساتھ لکھا، پھر اس پر حاشیہ چڑھایا، لکھتے ہیں۔ ’’کسر اول وسکون دوم وبایائے مجہول وسینِ موقوف (مستفاد از فرہنگ عامرہ ص ۵۰۴) بکسر اول وفتح ثانی بھی آیا ہے۔ (لذۃ الخواطر ص ۳۰ بحوالہ برہان قاطع)

اسی طرح سارے مصادر اور صرف صغیر کی تحقیق کرکے حاشیہ میں صاف صاف درج کردیا ہے۔ یہ کام آسان نہیں ہے، اس کے لیے کثرت مطالعہ اور ژرف نگاہی کی ضرورت ہوتی ہے، مولانا بدر عالم قاسمی نے تحقیق وتحشیہ میں ژرف نگاہی کا ثبوت دیا ہے اور ایک اچھا تحفہ اہل علم کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

عموماً اس قسم کے کام کی اہمیت لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتی، لیکن جن لوگوں کا مشغلہ پڑھنا پڑھانا رہا ہے، وہ اس طرح کے کاموں کی اہمیت سے واقف ہیں، مولانا عبدالقادر احقر عزیزی نے اس قسم کے کاموں کو ہلکا ثابت کرنے کے لیے ایک بار شرح قواعد بغدادی لکھ دیا تھا، جو بہار اردو اکیڈمی کے ترجمان زبان وادب میں میری یادداشت کے مطابق چھپا بھی تھا، ایک صاحب نے اردو کی چوتھی کی شرح لکھی تھی، جب تک دیکھا نہیں تھا، بات سمجھ میں نہیں آئی تھی، جب شارح نے بھیجا اور تبصرے کی درخواست کی تو دیکھنے کے بعد اہمیت سمجھ میں آئی کہ یہ کام کس قدر ضروری تھا، آمدنامہ کی تحقیق وتحشیہ کا سن کر بھی بہت لوگوں کو ایسا ہی محسوس ہوگا، لیکن کام دیکھنے کے بعد اس کی اہمیت ہی نہیں، ضرورت کا بھی اعتراف کرنا ہوگا۔

کتاب کا انتساب اساتذہ کرام خصوصاً مدرسہ کے ناظم مولانا زبیر احمد قاسمی، والدین، مادر علمی دارالعلوم دیوبند، اشرف العلوم کنہواں اور مدرسہ فیض الاسلام پرسا مہوتری کے نام ہے، کتاب پر ’’تصدیق وتوثیق‘‘ حضرت مولانا اظہار الحق قاسمی ناظم جامعہ عربیہ اشرف العلوم کنہواں کے قلم سے ہے، ’’اپنی باتیں‘‘ کے تحت محقق نے اس کتاب پر کام کی اہمیت اور طریقۂ تحقیق کی وضاحت کی ہے، مستعمل اصطلاحی الفاظ کی تشریح مختصر وضروری قواعد کے اندراج کی وجہ سے اس کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے، کاش محشی ومحقق مولانا محمد مصطفیٰ خان بن حاجی محمد روشن خان (م ۱۸۹۱ء) کا سوانحی خاکہ بھی شامل کردیتے تو مصنف کے احوال وآثار تک قاری کی رسائی ہوجاتی، نہ جانے کیوں اس طرف نہ محشی کی توجہ گئی اور نہ ہی درجن سے دو کم ان حضرات کی توجہ مبذول ہوسکی جن کا شکر اس کتاب پر نظر ثانی مفید مشورے اور حوصلہ افزائی کے لیے ادا کیا گیا ہے، کتاب اناسی صفحات پر مشتمل ہے، مختصر ہے، مگر جامع ہے، فائن آرٹ سیتامڑھی سے اس کی طباعت ہوئی ہے، نصف درجن پتے حصول کے لیے درج ہیں، لیکن جامعہ عربیہ اشرف العلوم کنہواں سیتامڑھی سے حاصل کرنے میں سہولت ہے، قیمت پر میری نگاہ نہیں پڑی، شاید مفت میں بھی مل سکے، کاغذ، طباعت اور سرورق عمدہ اور دیدہ زیب ہے، سرورق کے آخری صفحہ پر عالیشان مینار انڈسٹریز کا اشتہار ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب ان کے صرفہ سے چھپی ہے، علمی کتابوں پر اس قسم کا اشتہار زیب نہیں دیتا، خواہ وہ مسجد کے منبر ومحراب بنانے والی کمپنی ہی کا کیوں نہ ہو، لیکن کیا کیجئے؟ یہ بھی المیہ ہے کہ جن کے پاس قلم ہے ان کے پاس مال ودولت نہیں، اور جن کے پاس مال ودولت ہے اس میں سے بیش تر کو لکھنے پڑھنے کا شوق وذوق نہیں کم لوگ ہیں جن کو اللہ نے دونوں نعمتوں سے سرفراز کیا ہے، وہ لکھتے بھی ہیں اور چھپوانے کے وسائل بھی ان کے پاس نہیں، فللہ الحمد والشکر .

دعاء خلیل اور نوید مسیحا

مولانا محمد منہاج عالم ندوی ۔شعبہ دعوۃ امارت شرعیہ

آج سے تقریبا ساڑھے چودہ سو سال قبل پوری دنیا کفر وضلالت کی تاریکی میں بھٹک رہی تھی کوئی کسی کا پرسان حال نہ تھا، عزت وشرافت کی کلیاں مرجھا چکی تھیں، انسانیت کا جنازہ نکل چکا تھا، ہر طرف برائیاں ہی برائیاں نظر آرہی تھیں انسان انسان کے خون کا پیاسا تھا، جس کا اندازہ زمانہ جاہلیت کے اس شعر سے لگایا جاسکتا ہے جس کا ترجمہ ہے کہ جب ہمیں اپنے بھائی کے علاوہ کوئی نہیں ملتا، تو ہم اپنے سگے بھائی بکر پر حملہ کر دیتے ہیں (اور لوٹ کھسوٹ کر کے انکے مال سے اپنا پیٹ بھرا کرتے ہیں) گویا انسان درندہ صفت بنا ہوا تھا، بلکہ حیوان سے بھی آگے جاچکا تھا جس کا نقشہ قرآن نے اس انداز میں کھینچا ہے ﴿أولٰئِكَ كَالأَنعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ''(الاعراف:۱۷۹) وہ جانور کے مانند ہیں بلکہ اس سے بھی گئے گذرے ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہے ''ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِ ى النَّاس﴾ (الروم:۳۱) یعنی لوگوں کی بداعمالیوں نے بحر وبر میں فساد برپا کر دیا تھا اور دنیا ہلاکت کے دہانے پر کھڑی ہچکولے کھا رہی تھی ایسے میں اللہ رب العزت نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور انسانیت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ایک ناخدا مل گیا جس نے اسے منجدھار سے نکال کر ساحل سے ہمکنار کیا ارشاد باری ہے: ﴿وَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا﴾ (آل عمران:۱۰۳) ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، پھر اللہ نے تمھارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اللہ کے کرم سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم جہنم کے گڑھے کے کنارے پر تھے، تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔

یہ وہی آخری پیغمبر ہیں جن کی بشارت پچھلے نبیوں اور پیغمبروں نے دی تھیں اور سابقہ آسمانی کتابوں میں جن کا تذکرہ موجود ہے، جن کے بارے میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور اسماعیل ذبیح اللہ علیہما الصلاۃ والسلام نے دعاء کی تھی: ﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَة وَ يُزَكِّيْهِم﴾ (البقرۃ ۱۲۹) اے ہمارے پروردگار! ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیج دیجئے جو ان کو آپ کی آیتیں پڑھ کر سنایا کریں، کتاب وحکمت کی تعلیم دیں اور انہیں پاک وصاف کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی زبانی قرآن میں مذکور ہے: ﴿و اذقال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد﴾ (الصف:٦) اور اس وقت کو بھی یاد کیجئے جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں، میں تورات کی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی اور ایک ایسے رسول کی بشارت دیتا ہوں، جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا۔

انجیل یوحنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے: ﴿فَلَو قَد جاء المُنحمنا هذا الذی یر سله الله اِلَیکم مِن عِند الرب رُوحُ القُدُس هذا الذی من عند الرب ،فهو شهید علَیَّ و اَنتُم اَیضاً ،لِاَنَّکُم قَدِیما کُنتُم مَعِی ،فِی هذا قلتُ لکم لِکَیماَ لا تشکوا﴾ (تهذیب سیرة ابن هشام ص ٤٤) ترجمہ: کاش منحمنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے ہوتے جنہیں اللہ پاک تمہاری روح پاک کے ساتھ بھیجے گا، یہ وہ ہوگا جو رب کے پاس سے آیا اور میرا گواہ ہے اور تم بھی میرے گواہ ہو؛ کیونکہ تم قدیم سے میرے ساتھ رہے ہو میں نے تم سے یہ بات کہ دی ہے؛ تاکہ تم شک میں نہ رہو۔

برادران وطن کی کتابوں میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ صاف لفظوں میں آیا ہے کہ ''بیرون ملک کا ایک پرچارک (مبلغ) اپنے شاگردوں کے ساتھ آئے گا؛ جو ریگستانی علاقوں کا رہنے والا ہوگا اور ان کا نام محمد ہوگا'' (بھوشی پران کھنڈ نمبر۳ منتر نمبر ۸،۷،۶،۵) کلکی پران میں اور بھی وضاحت کے ساتھ مذکور ہے کہ ان کی پیدائش (چندر ماہ) قمری تاریخ کے حساب سے ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن چیت بیساکھ کے مہینے میں ہوگی اور ان کی پیدائش سے پریشان حال لوگوں کو خوشیاں ملیں گی'' (کلکی پران ادھیائے نمبر۲ شلوک نمبر ۵) اتھروید میں ہے کہ ''اے لوگو! غور سے سنو! نراشنس کی بہت تعریف کی جائے گی اسے ہم ساٹھ ہزار نوے دشمنوں سے پناہ میں لیں گے'' اور یہ بات مسلم ہے کہ مخلوقات میں سب سے زیادہ تعریف جن کی کی گئی ہے اور قیامت تک کی جائے گی وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ ''نر'' کے معنی ہیں انسان ''آشنس'' کے معنی ہیں ستودہ صفات شخصیت یعنی تعریف کیا ہوا دونوں کو ملانے سے اس کا وہی معنی ہوگا جو محمد کا ہے اور تاریخ وسیر سے اچھی طرح یہ معلوم ہے کہ پوری دنیا میں آج تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کی تعریف نہیں کی گئی ہے، آپ پر ہر لمحہ ہر آن درود وسلام کا نذرانہ پیش کیا جاتا ہے۔

یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ساری امت کے لئے بہت بڑا اعزاز واکرام اور نعمت الٰہی ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُبِيْنٍ﴾ (آل عمران:۱۶۴) اللہ تعالیٰ نے مؤمنین پر احسان کیا کہ انہیں میں سے ایک ایسے رسول کو بھیجا جو اللہ کی آیتوں کو پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتے ہیں؛ جبکہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

وہ آگئے تو آ گیا دنیا میں انقلاب — اجڑا ہوا چمن تھا گلستاں کر گئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد ساری تاریکیاں یکلخت کافور ہونے لگیں اور ہم سبھوں کو گلدستہ ایمان نصیب ہوا اور آپ کی نبوت کا اقرار ہر شخص پر لازم قرار دیا گیا اور آپ کو عالمی و آخری نبی بنایا گیا، اور زبان رسالت سے اعلان کا حکم دیا گیا: ﴿قل يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾ اے لوگو! میں تم سب کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

وفود عرب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ

مولانا سہیل سجاد قاسمی شعبہ دعوت امارت شرعیہ

سیرت کی کتابوں میں عموماً فتح مکہ کے بعد اشاعت اسلام کے ضمن میں وفود عرب کا تذکرہ مذکور ہے۔ ان وفود کے مطالعہ سے جہاں سیرت طیبہ کے مختلف پہلوا جاگر ہوتے ہیں، وہیں دعوت دین کے کئی مؤثر طریقے اور اسلوب پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی تو اہالیان مدینہ منورہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پرجوش استقبال کیا۔ مدینہ پہونچ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ اس ریاست کے قیام کو ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ دور ونزدیک کے قبائل سے اس کے تعلقات قائم ہونے اور مختلف قبائل کے وفود مدینہ آنے لگے۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا بڑا وفد جو ۴۰۰/لوگوں پر مشتمل تھا ''مضر کی شاخ'' مزینہ کا تھا جو رجب ۵/میں حاضر خدمت ہوا (الطبقات ابن سعد ۲۵۲/۱)۔

۸ھ میں فتح مکہ نے ثابت کر دیا کہ اسلام ایک ناقابل تسخیر قوت ہے، اسے دبایا اور مٹایا نہیں جاسکتا۔ جو قبائل اسلام کی بقا اور اس کی کامیابی کے بارے میں تردد میں پڑے ہوئے تھے ان کا تردد ختم ہو گیا اور قبیلے کے قبیلے اسلام کے دائرے میں داخل ہونے لگیا ور لگاتار مدینہ میں وفود کی آمد ہونے لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والے ان وفود کا تعلق عرب کے مختلف قبائل سے تھا۔ جن میں بعض کمیوں کے باوجود بہت سے محاسن بھی تھے۔ ان میں بعض قبائل اپنی انفرادی شان وشوکت رکھتے تھے اور بعض بہادری، سخاوت ومہمان نوازی میں مشہور تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت حق ان کے سامنے پیش فرمایا اور اس میں قبائلی اور علاقائی نفسیات کا لحاظ رکھا، جس کی وجہ سے وفود میں شامل بیشتر افراد دولت ایمان سے مشرف ہوئے۔ آپ علیہ السلام کا طریقۂ کار یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وفد کے آتے ہی آپ علیہ السلام دعوت دینی شروع نہیں کر دیتے، بلکہ دعوت کے لئے ماحول پیدا فرماتے آنے والوں کی مہمان نوازی اور ان کی عزت نفس کا خیال رکھتے، اکرام واحترام فرماتے، اس سلسلہ میں سیرت کی کتابوں میں جو کچھ مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ؛

(۱) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفود کی آمد کی اطلاع دی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھا لباس زیب تن کرتے اور صحابہ کرام کو بھی اس کا حکم دیتے (سبل الهدیٰ والرشاد:۲۵۹/۶)۔

(۲) وفود کے استقبال کے لئے بعض دفعہ مکان سے باہر تشریف لے جاتے اور حسب حالات اگر سردار اور قبیلہ کا قائد ہوتا تو اسکے لئے اپنی ردائے مبارک بچھا دیتے۔ مثلاً جب وائل بن حضر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چادر بچھادی (طبقات ابن سعد:۵۲/۲)

(۳) ان وفود کے رہائش کا اہتمام ایک صحابیہ رملہ بنت الحارث کے گھر کیا جاتا، اس کے علاوہ کبھی کبھی حضرت مغیرہ بن شعبہ اپنے یہاں لے جاتے اور بعض کو آپ علیہ السلام مسجد میں ٹھہرانے کا حکم دیتے۔

(۴) حضرت بلالؓ اور حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کو ان وفود کی خاطر تواضع کے لئے مقرر کیا جاتا اور بعض اوقات آپ علیہ السلام بہ نفس نفیس ان وفود کی خاطر ومدارات کرتے اور ان کے حسب حاجت وظائف اور سفر کے مصارف ادا فرما دیتے تھے (طبقات ابن سعد:۲۵۲/۱)

(۵) آپ علیہ السلام آنے والے وفود سے ان کے قبیلہ کا نام پوچھتے اور بعض دفعہ وفد کے ارکان میں سے بعض کا نام پوچھتے۔ اگر یہ نام شریعت کے مزاج کے خلاف ہوتے تو تبدیل فرما دیتے اور عمدہ نام تجویز فرماتے (طبقات ابن سعد:۳۰۸/۱)

(۶) مدینہ آنے والے ہر وفد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت عزت واحترام کا برتاؤ کرتے تھے اور اس قدر رواداری کا مظاہرہ فرماتے کہ ان کی بہت سی نازیبا اور ناقابل برداشت حرکتوں کو صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کر لیتے۔

(۷) واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد کے ہر رکن وہدیہ وتحفہ عنایت فرماتے۔ وفد کے قائد یا قبیلہ کے سربراہ کو دیگر اراکین سے زائد دیا جاتا اور تمام وفود کے لئے حکم ہوتا کہ: ''اجزهم كما تجيز الوفود'' (طبقات ابن سعد:۳۰۸/۱)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اس قدر خیال تھا کہ وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری نصیحتیں فرمائیں ان میں سے ایک نصیحت یہ بھی تھی کہ: ''اجیزاالوفود بنحو ما کنت اجیزهم'' جس طرح میں وفود کو تحائف اور عطیات دیا کرتا تھا اسی طرح تم بھی دیتے رہنا۔

حقیقت یہ ہے کہ آدمی کی ذہنیت کو تبدیل کرنا آسان کام نہیں ہے، اس کے لئے غیر معمولی ذہانت، حکمت وتدبر اور سب سے بڑھ کر ایسے استدلالات سے کام لینا پڑتا ہے جو مخاطب کو ذہنی طور پر ہموار کر کے نئی بات قبول کرنے پر آمادہ کر سکے۔

جس طرح ایک بیج کی نشونما کے لئے فقط بیج کی صلاحیتوں پر ہی نظر نہیں رکھنی پڑتی بلکہ زمین کی آمادگی ومستعدی اور فصل وموسم کی سازگاری اور موافقت کا بھی لحاظ رکھنا پڑتا ہے اسی طرح ایک داعی کو بھی لازماً ایمان کے بیج کی آبیاری کے لئے قلوب واذہان کی آمادگی وموافقت کو پیش نظر رکھنا پڑتا ہے اور یہ آمادگی اسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جبکہ آنے والوں کا اکرام ہو اور ان کے سامنے بہتر طریقہ پر بات پیش کی جائے۔

یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقائد اور تعلیمات دین کو دلوں میں اتارنے کے لئے ایک طرف تو ایسے دلائل وبراہین سے کام لیا جن کا ادراک ادنیٰ سے ادنیٰ عقل رکھنے والا آدمی بھی کر سکتا ہے۔ نیز ان دلائل میں تنوع کا بھی خیال رکھا تاکہ تفہیم وابلاغ کا حق ادا ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرب کی تمام خوبیوں اور خرابیوں، ان کی انفرادی وقومی روایات اور ان کے عادات وخصائل کی رعایت رکھتے ہوئے قلوب میں ایمان کی تخم ریزی کی۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/پر)

ماحول کو پاکیزہ اور اسلامی بنایئے

مولانا قمر الزماں ندوی

مثالوں اور تشبیہات وتمثیلات سے اگر کسی بات کو سمجھایا جائے تو بات زیادہ سمجھ میں آتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثالوں اور تشبیہات کی مدد سے محسوسات کے ذریعہ غیر محسوس باتوں کو اور جانی اور دیکھی ہوئی حقیقتوں کے ذریعہ انجانی اور ان دیکھی حقیقتوں کو اس طرح سمجھایا کہ عام آدمی بھی اسے سمجھ لے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماحول کی اہمیت اور اس کے اثرات کو ایک مثال کے ذریعہ سمجھایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

’’نیک اور بد ہم نشیں اور دوست کی مثال اسی طرح ہے جیسے مشک والا اور بھٹی پھونکنے والا، پس مشک والا یا تو تجھے مشک کا تحفہ دے دے گا یا تو اس سے مشک خریدے گا، پھر کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے تجھے عمدہ خوشبو تو سونگھنے کو ملے گی ہی اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا اور یا کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے تجھے بدبو سونگھنا پڑے گی‘‘۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو مثال دے کر سمجھایا ہے کہ انسانی زندگی میں ماحول واطراف، اچھے برے لوگوں کی صحبت وہم نشینی اور گرد وپیش کا بڑا اثر پڑتا ہے، انسان کس ماحول میں رہتا ہے، ویسے ہی اثرات اس کی زندگی پر پڑتے ہیں، انسان اگر میدانی اور ہموار علاقہ میں رہتا ہے یا شہری اور متمدن ماحول میں رہتا ہے تو اس کی زندگی میں بھی وہ اثرات نمایاں رہتے ہیں، عموما وہاں کے لوگوں کا ذہن معتدل اور ہموار ہوتا ہے، ان کے اندر ضد، ہٹ دھرمی، شدت وسختی اور اجڈ پن نہیں ہوتا، اس کے برعکس جو لوگ پہاڑی، غیر ہموار اور جنگلی علاقوں میں رہتے ہیں یا دیہات میں رہتے ہیں، تمدن ومدنیت سے ان کا سابقہ نہیں پڑتا، ان کے اندر گنوار پن، سختی اور شدت زیادہ ہوتی ہے، ذہنی اور فکری اعتدال سے عموما وہاں کے لوگ محروم ہوتے ہیں، ایک حدیث شریف سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من سكن البادية فقد جفا، (جو لوگ دیہات کا رہنے والا ہوتا ہے؛ یعنی دیہاتی آدمی وہ سخت مزاج اور ضدی ہوتا ہے۔)

شروع شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بدوی صحابی ملنے آتے تھے، ان کی گفتگو اور ان کا انداز کلام سخت ہوتا تھا؛ لیکن بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کیمیا اثر نے ان کی زندگی اور ماحول میں ایک انقلاب برپا کردیا، پھر وہی صحابی دوسروں کے لیے اسوہ اور نمونہ بن گئے۔

معلوم ہوا کہ انسان پر ماحول کا زبردست اثر پڑتا ہے، جو خارجی عوامل انسان پر بہت زیادہ اثرات مرتب کرتے ہیں، وہ بنیادی طور پر دو ہیں: ایک ماحول، دوسرا تعلیم۔ تعلیم کے اثرات انسانی زندگی میں کس قدر نمایاں ہیں، یہ کسی سے مخفی وپوشیدہ نہیں، خاندان کا اگر ایک بچہ پڑھ لکھ کر کامیاب ہوجاتا ہے اور وہ بڑا بن جاتا ہے تو صرف گھر اور خاندان ہی نہیں؛ بلکہ آنے والی نسلوں میں تبدیلی اور انقلاب آجاتا ہے۔

دوسری چیز ہے ماحول، ماحول کے اصل معنی تو گرد وپیش کے، لیکن ماحول کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جن لوگوں کے درمیان رہتا ہے، فکر ونظر اور عملی زندگی میں ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا، اس کو ایک مثال سے ہم سمجھ سکتے ہیں کہ پانی اصل فطرت میں ٹھنڈا ہوتا ہے، وہ نہ صرف خود ٹھنڈا ہوتا ہے؛ بلکہ دوسرے کو بھی ٹھنڈک پہنچاتا ہے؛ لیکن جب سخت گرمی، لو اور تپش کا موقع ہوتا ہے اور دھوپ کی حدت وشدت اور اس کی تمازت بڑھ جاتی ہے تو پانی بھی گرم ہوجاتا ہے اور پینے والوں کی پیاس بجھائے نہیں بجھتی، اسی طرح انسان پر ماحول کا اثر پڑتا ہے، اگر اس کو نیک، شریف اور بااخلاق لوگوں کا ماحول میسر آتا ہے تو اس کی فطری صلاحیت، تقویٰ اور نیکی پروان چڑھتی ہے اور اس کی خوبیاں دوچند ہوجاتی ہیں، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے پانی میں برف ڈال دیا جائے کہ اس سے اس کی ٹھنڈک اور بڑھ جاتی ہے اور پھر یہ پانی پیاسوں کے لیے اکسیر بن جاتا ہے اور اس کے برعکس اگر انسان کو ماحول غلط ملے تو وہ خراب ہوجاتا ہے اور اس کے اندر خوبیاں ہوتی ہیں، وہ بھی بتدریج ختم ہوجاتی ہیں، اس کی مثلا اس صاف وشفاف پانی کی ہے، جس کے اندر کسی نے گندگی ڈال دی ہو۔

یہاں یہ حقیقت بھی ذہن میں رہے کہ انسان فطرتا نیک ہوتا ہے، اس کی فطرت میں بنیادی طور پر خیر ہی کا غلبہ رہتا ہے، یہی وجہ ہے ہر شخص سچائی، عدل، انصاف، دیانت داری، مروت اور شرم وحیا کو قابل تعریف سمجھتا ہے اور ان اوصاف وکمالات کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے، اس کے مقابلے میں جھوٹ، ظلم، خیانت، بے حیائی، بے مروتی اور بخل کو ناپسند کرتا ہے، ایک آدمی اگر جھوٹ بولتا ہے؛ لیکن کوئی دوسرا اس کو جھوٹا کہہ دے تو اس کو تکلیف پہونچتی ہے اور وہ اپنے کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، انسان بے حیائی کا کام کرتا ہے، لیکن اپنے عمل پر پردہ ڈالنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے، یہ دراصل فطرت کی آواز ہے؛ اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ اپنی فطرت کے اعتبار سے اسلام پر پیدا ہوتا ہے؛ یعنی خدا کی فرمانبرداری کے مزاج پر پیدا ہوتا ہیے، لیکن اس کے والدین اس کو یہودی، نصرانی، یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ (مسند احمد: ۱۸۱۷)

معلوم یہ ہوا کہ خارجی حالات کی وجہ سے بعض دفعہ انسان اپنی اصل فطرت سے ہٹ جاتا ہے اور وہ فطرت کے خلاف چیزوں کو اختیار کرنے لگتا ہے بلکہ کرلیتا ہے۔

ماحول ومعاشرہ (خاندان وقبیلہ) اور سوسائٹی کا اثر انسانی زندی پر بہت گہرا اور دیرپا ہوتا ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ عموما انسان ماحول اور معاشرے ہی کی پیداوار ہوتے ہیں، بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی سوسائٹی اور اپنے ماحول واطراف سے بلند ہوکر فکر وعمل کی صلاحیت رکھتے ہیں، عام طور پر ماحول اور معاشرے کا جو رنگ ڈھنگ اور آہنگ ہوتا ہے اور سوسائٹی میں جو رسم ورواج اور طرز معاشرت اور زندگی گزارنے کا طور وطریقہ ہوتا ہے، افراد بھی شعوری اور غیر شعوری طور پر اسی رنگ ڈھنگ میں رنگ جاتے ہیں اور اسی قالب میں ڈھل جاتے ہیں۔

انسان پر گھر سے باہر کے ماحول میں سب سے زیادہ جن کا اثر پڑتا ہے، وہ دوست واحباب اور ساتھی ہوتے ہیں، مشاہدہ یہی ہے کہ انسانی زندگی اور اس کے کردار واخلاق پر سب سے گہرا اثر ہم عمر ساتھیوں اور دوستوں کا پڑتا ہے، ساتھیوں کی ذہنیت اور پسندیدگی وناپسندیدگی کا معیار، ان کے رجحانات ومیلانات انسان پر ضرور اثر انداز ہوتے ہیں، اسی لیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو اسے غور کرنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے‘‘۔ (ترمذی)

ایک دوسری جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوٹوک الفاظ میں متنبہ فرمایا:

’’اياک وقرين السوء کنت به تعرف‘‘. (ابن عساکر) (تم برے ساتھی سے بچو کیوں کہ تم بھی اسی کے ساتھ پہچانے جاؤگے۔)

صرف ماحول ومعاشرہ ہی کیا انسان پر آب وہوا اور مٹی وعلاقہ کے اثرات بھی مرتب ہوتے ہیں، نیز خورد ونوش اور ستر ولباس پر بھی علاقہ اور آب وہوا کے آثار نظر آتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد صحابہ کرام کو حکم دیا اور تمام مسلمانوں پر یہ ضروری اور لازم کیا کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کو چھوڑ کر مدینہ چلے آئیں، چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ اس حکم کے ملتے ہی حجاز بلکہ جزیرۃ العرب کے طول وعرض سے صحابہ ہجرت کرکے مدینہ منورہ آگئے اور یہیں مقیم وآباد ہوئے، لیکن جب فتح مکہ کا موقع آیا تو ایسا نہیں ہوا کہ پورا مدینہ خالی ہوگیا ہو؛ بلکہ مدینہ کا تحفظ خطرہ میں نہ پڑجائے، اس لیے بہت سے بوڑھے، بچے، عورتیں اور جوان مدینہ میں رہے، علماء کرام نے لکھا ہے کہ ہجرت کے حکم کی بنیادی وجہ اور سبب یہی تھا کہ لوگوں کو ایک معیاری اسلامی، دینی اور ایمانی ماحول ملے، انہیں پاکیزہ معاشرہ نصیب ہو، وہ لوگوں کو دیکھ کر دین وایمان کو سیکھ سکیں، اور اس ماحول میں رہ کر اعلیٰ اور عمدہ اخلاق کا نمونہ پیش کرسکیں، دین اور دنیا کو شریعت کے مطابق کیسے برتیں، اس کو جان سکیں۔ یہ ماحول ہی کا اثر ہے کہ جہاں کے لوگ ظلم وزیادتی، قتل وغارت گری، بے حیائی وبے شرمی اور شراب وکباب کے لیے مشہور تھے، جو چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں پر برسوں جنگ کرتے تھے، جہاں بعض خاندان اور قبیلے لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردیتے تھے اور جہاں لوگ اپنی اولاد کو انتقام لینے کی وصیت کرتے تھے، انہوں نے ایک ایسا پاکیزہ ایمانی معاشرہ اور ایسی بلند سوسائٹی کا نقشہ چھوڑا کہ انبیاء کرام کے سوا زمین کے سینے پر اور آسمان کے سائے میں اس کا کوئی نمونہ نہیں ملتا، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بافیض صحبت اور ماحول کا ہی اثر تھا۔ (مستفاد از: بچوں کی تربیت کیسے کریں؟)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز سے اور مختلف طریقوں پر ماحول سازی اور معاشرے کو دینی، ایمانی اور اسلامی بنانے کا حکم دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف یہ حکم دیا کہ نیک لوگوں سے تعلق رکھو، ان کی صحبت اختیار کرو، نیک لوگوں کو اپنے دسترخوان پر بلاؤ اور دوستی اور دوست کے انتخاب میں نیکی اور شرافت کو بنیاد بناؤ؛ یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرو، اس کے لیے گھر کا ماحول بھی پاکیزہ اور دینی وایمانی رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نمازیں سنت ونوافل گھر میں پڑھو، فقہاء اور اہل علم نے اس کو افضل بتایا ہے، بخاری شریف کی روایت ہے:

’’فصلوا ايها الناس فی بيوتکم فان افضل صلاة المرء فی بيته إلا المکتوبة‘‘. (صحيح البخاری، رقم الحديث: ۷۲۹۰) (اے لوگو! ان نمازوں کو اپنے گھر میں پڑھا کرو، اس لیے کہ پنجگانہ چھوڑ کر انسان کی سب سے بہتر نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اور ارشاد منقول ہے کہ گھروں میں نماز پڑھا کرو، اس کو قبرستان نہ بناؤ۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۷۷۷)

فقہاء کرام نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ فرض نماوں کے پہلے اور بعد میں جو سنتیں ہیں، انہیں گھر میں ادا کریں۔

غور کیجئے کہ مسجد سے زیادہ محترم، قابل تقدیس اور پاکیزہ جگہ کون سی ہوسکتی ہے اور نماز جیسی مہتم بالشان عبادت کے لیے کون سی جگہ اور مقام ہے جو اس سے زیادہ موزوں اور مناسب ہو، اس کے باجود آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سنن ونوافل کو گھر میں پڑھنے کا حکم دیا، اس کی وجہ جو بالکل صاف سمجھ میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ اس سے گھر کا ماحول دینی بنے گا، بچے اور گھر کے دیگر افراد بڑوں کو نماز پڑھتے ہوئے اور دعا وتسبیحات میں دیکھیں گے تو وہ بھی نماز پڑھیں گے، بچے بڑوں کی نقل اتاریں گے اور بچپن ہی سے نماز کی اہمیت اور عظمت ان کے دل میں بیٹھ جائے گی اور گھر کا ماحول بھی نماز والا ماحول بنا رہے گا۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو خاص طور پر اس کی ترغیب دی کہ لوگ زیادہ سے زیادہ گھر میں قرآن مجید کی تلاوت کیا کریں، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بلکہ اس میں تلاوت کیا کرو، خاص کر سورہ بقرہ، جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے، شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

گھر کے اندر تلاوت کا ماحول بنانے سے ماحول پاکیزہ بنتا ہے اور اسی طرح دینی ماحول بنانے میں قرآن مجید کی تلاوت بہت مفید اور موثر ہوتی ہے، بچے کے ذہن میں یہ بات بیٹھتی ہے کہ گھر کے اندر تلاوت کرنا عبادت اور ثواب کا کام ہے، اس لیے ہمیں تلاوت کرنی چاہیے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر ذکر کرنے کی فضیلت بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی ہے۔

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے

کرشن پرتاپ سنگھ

کسی شاعر کا بڑا ہی مقبول عام شعر ہے:

قفس میں رہ کے بھی انصاف مانگنے والو☆☆☆ یہی بہت ہے کہ فریاد کی اجازت ہے

جب بھی لوگوں کی سوچ اور نظریات پر عائد کی جانے والی پابندیاں حد سے گزرنے لگتی ہیں، وہ اس شعر کو دلاسے کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ دلاسہ سچا ہو یا جھوٹا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس ملک میں پنجرے میں بند مخلوق کو بھی فریاد کی اجازت دی جاتی رہی ہے، جاگیرداروں اور صیادوں کے دور میں بھی۔

لیکن اب، وزیر اعظم نریندر مودی، اور ان سے بھی زیادہ، ان کے حامیوں کے دور میں، ملک کے جو تھوڑے سے لوگ خود کو پنجرے کے باہر سمجھ سکتے ہیں ان کو بھی ''نہ تڑپنے کی اجازت ہے، نہ فریاد کی ہے'' (شاد لکھنوی کے اس شعر کا دوسرا مصرعہ ہے: گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے)

تبھی تو پہلے ملک میں سماج کی نچلی سطح تک ڈر اور عدم اعتماد کا ایسا ماحول بنا دیا گیا کہ وہاں اس کی مزاحمت کی ساری آوازیں گھٹ کر رہ گئی ہیں، اور اب اوپری سطح پر کوئی عامر خان اپنا ڈر یا نصیرالدین شاہ غصہ جتانے لگتے ہیں تو ان کا منھ نوچنے کی سرپھری کوششیں شروع کر دی جاتی ہیں، سوشل میڈیا پر ان کو ٹرول کرنے کی مہم چلائی جاتی ہے اور اس عظیم الشان ملک کے تئیں احسان فراموش قرار دیا جانے لگتا ہے اور غدار ٹھہرایا جانے لگتا ہے، تو کوئی خود مختار تنظیم نہ صرف دہشت گردوں اور ملک کو گالی دینے والوں بلکہ پاکستان تک سے جوڑنے، وہاں چلے جانے کی بن مانگی صلاح دینے اور ٹکٹ کی سوغات پہنچانے لگتی ہے۔ اس جارحیت میں اتنی بھی ہوش مندی نہیں برتی جاتی، جس سے یہ علم ہو سکے کہ اس طرح عامر کا ڈر اور نصیرالدین کا غصہ، دونوں خود بخود ثابت ہوئے جا رہے ہیں۔ سوچئے ذرا کہ جو مودی حامیان نصیرالدین کے اتنے بھر کہنے سے کہ ملک میں بوتل سے باہر کر دئے گئے فرقہ پرستی کے جن کو اب پھر سے بوتل میں بند کرنا مشکل ہوگا؛ ان پر ٹوٹ پڑے ہیں، وہ اس جن کی نہیں تو اور کس کی طرفداری کر رہے ہیں؟

جب نصیرالدین نے پاکستانی وزیر اعظم عمران خان کو ڈانٹ دیا ہے کہ وہ ہندوستانی مسلمانوں کی فکر میں دبلے ہونے کے بجائے اپنے ملک کے مسائل پر دھیان دیں، یہ صاف ہونے میں کون سی کسر ہے کہ اس بہانے عمران کو قائدِ اعظم محمد علی جناح کے دو قومی نظریے کے قول کو صحیح ٹھہرانے کا حوصلہ ان حضرات کے اقلیتوں کی بات تک برداشت نہ کر پانے والی عدم رواداری نے ہی دیا ہے؟ نصیرالدین کے اس سوال کے سامنے تو خیر وہ لاجواب ہیں ہی کہ کیوں بلند شہر میں اتر پردیش حکومت کی نگاہ میں ایک پولیس انسپکٹر کی، جو اقلیت بھی نہیں ہے، جان کی قیمت ایک گائے سے بھی کم ہے؟ دراصل اسی سوال سے نظریں چرانے کے لئے انہوں نے دانشوری کے چونغے میں کچھ ایسے لوگوں کو آگے کر دیا ہے جو نصیرالدین کے خلاف تہمتوں کو نئی شکل دیتے ہوئے ''پھُسلانے'' کے سے انداز میں کہہ رہے ہیں کہ چونکہ سیلیبرٹی ہونے کی وجہ سے ان کی ذمہ داری عوام الناس سے زیادہ ہے، اس لئے ان کو ملک کی امیج کے حق میں ایسی بات نہیں کہنی چاہیے تھی کہ کوئی ان کے بچوں سے پوچھ لے گا کہ وہ ہندو ہیں یا مسلمان تو کیا ہوگا؟

کاش، یہ ''دانشور'' سمجھتے کہ اگر سیلیبرٹی ہونے کی وجہ سے نصیرالدین کی ذمہ داری عوام الناس سے بڑی ہے تو وزیر اعظم نریندر مودی کی ذمہ داری تو نصیرالدین سے بھی بڑی ہوگی؛ ایسے میں اگر نصیرالدین کی مذکورہ بات کہنے سے ملک کی امیج اتنی خراب ہوئی ہے، تو اس کو تب کتنا بٹہ لگا ہوگا، جب ہم نے اتر پردیش اسمبلی کے گزشتہ سال کے انتخاب میں ملک کے وزیر اعظم کو قبرستان اور شمشان رٹتے دیکھا؟ اس وقت وزیر اعظم ہولی، دیوالی اور عید میں فرق کرنے پر نہ اترتے اور بے لگام گئو رکشکوں اور ان کا تحفظ کر رہی ریاستی حکومتوں کو تھوتھی نصیحتیں دے کر نہ رہ جاتے تو یقیناً، اب تک ان سے جڑے سارے ڈر اور غصے ختم ہو گئے ہوتے۔ لیکن یہ ''دانشور'' ابھی بھی ''جبر امارے اور رونے نہ دے'' پر آمادہ ہیں۔

سینٹر فار اسٹڈی آف سوسائٹی اینڈ سیکولرازم کی مانیں تو جنوری ۲۰۱۴ء سے ۳۱ر جولائی ۲۰۱۸ء تک ملک میں ماب لنچنگ کے جو ۱۰۹ر معاملے سامنے آئے، ان میں ۸۲ر بی جے پی کی حکومت والی ریاستوں میں ہوئے۔ ''انڈیا اسپنڈ'' کے مطابق ماب لنچنگ کے ۹۷ر فیصد معاملے ۲۰۱۴ء میں نریندر مودی کے وزیر اعظم بننے کے بعد ہی سامنے آئے اور ان کی اہم وجہ فرقہ وارانہ رہی ہے۔ ان کو چھوڑ بھی دیں تو خود وزارت داخلہ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مودی کے ۲۰۱۴ء کے بعد سے اب تک کی حکومت میں نو ریاستوں میں ماب لنچنگ کے ۴۰ر واقعات میں ۴۵ر لوگوں کی جان گئی ہے۔ اس کے باوجود کوئی کہتا ہے کہ اس ملک میں اس کو ڈر لگنے لگا ہے اور ان دانشوروں کو اس کو یہ کہنے دینا بھی گوارا نہیں ہوتا کہ وہ ڈرا ہوا ہے تو محلے کے وہ غنڈے یاد آتے ہیں جو اپنی کوئی کارستانی دیکھ لئے جانے پر دیکھنے والوں کو دھمکانے پہنچ جاتے ہیں: ''خبردار، جو اس بارے میں منھ کھولا۔''

ان کے ساتھی اداکار انوپم کھیر نصیرالدین سے یہ پوچھتے ہیں کہ ان کو اور کتنی آزادی چاہیے؟ تو سمجھا جا سکتا ہے کہ ان کی جماعت کے لوگوں نے کس طرح ہماری آزادی کو مالک و مختار کے ہتھیار اور خیرات میں بانٹی جا سکنے والی چیز میں بدل ڈالا ہے۔ فی الحال اس جماعت سے، جس نے کبھی عالمی شہرت یافتہ مصور مقبول فدا حسین، نائب صدر حامد انصاری اور سینئر کنڑ قلمکار یو آر اننت مورتی کے خلاف مہم چلانے میں بھی جھجک نہیں محسوس کی، امید بے کار ہے کہ وہ نصیرالدین کے معاملے میں قدرے سمجھداری سے کام لے گی۔ وہ نصیرالدین کی یہ صفائی بھی کھلے من سے نہیں منظور کرنے والی کہ انہوں نے جو بھی کہا، ایک متفکر ہندوستانی کے طور پر کہا۔ وہ انھیں یہ بھی نہیں بتانے والی کہ انہوں نے ایسا کیا کہا، جو ان کو غدار کہا جا رہا ہے؟ یہ بھی نہیں کہ اگر وہ اس ملک کے بارے میں تشویش کا اظہار کر رہے ہیں، جس سے وہ پیار کرتے ہیں اور جو ان کا گھر ہے، تو گناہ گار کیسے ہو گئے؟

دراصل اس وقت ملک میں ایک ایسا خوف ناک کھیل کھیلا جا رہا ہے، جس میں ایک طرف وہ لوگ ہیں جو اقتدار پانے کے لئے کٹر پن، دیوانگی، تشدد، بے رحمی کو سیڑھیوں کی طرح استعمال کر رہے ہیں اور ان پر مذہب، حب الوطنی کا جھوٹا پردہ چڑھائے ہوئے ہیں، ان کو پرواہ نہیں کہ ان کی خود غرضی میں ہندوستان کی تاریخی روایات، تہذیب اور ثقافت دفن ہوئی جا رہی ہیں۔ وہ اپنی ذرا سی بھی مخالفت یا تنقید برداشت نہیں کرتے ہیں، اور ایسا کرنے والے کو ہر طریقے سے دبانے، دھمکانے، ڈرانے یا غلط ثابت کرنے کے پینترے آزماتے ہیں۔ دوسری طرف اس کھیل کا برا انجام سمجھنے والے لوگ ہیں، جنھیں اندھی حب الوطنی اور مشتعل قوم پرستی سے نہیں، اپنے ملک سے پیار ہے۔ وہ یہاں کی گنگا-جمنی تہذیب، دلیل و منطق اور تنازعے کی گنجائش اور عدم اتفاق کے وقار کو بچانا چاہتے ہیں۔ ان دونوں پہلوؤں میں ہر مذہب اور طبقے کے لوگ ہیں، کیونکہ یہاں سوال مذہب کا نہیں، نظریے کا ہے۔

دکھ کی بات ہے کہ اس نظریے کو پلٹ کر مذہب کا سوال بنانے میں لگی ''دانشوروں'' اور ''حامیوں'' کی جماعت اپنے نصیرالدین جیسے آسان نشانے کو بات بات پر نہ صرف پاکستان جانے کی صلاح دیتی بلکہ وہاں اقلیتوں سے کہیں زیادہ برے سلوک کے لئے ایسے ذمہ دار ٹھہراتی ہے، جیسے وہ پاکستانی ہوں۔ اس چکر میں وہ نہ ہندوستان کے مساوات، بھائی چارہ اور انصاف پر مبنی پر وقار آئین کے مقدس قدروں کو روندنے سے پرہیز کرتی ہے اور نہ یہ یاد رکھ پاتی ہے کہ پاکستان سے متعلق جو سوال وہ بار بار پوچھتی رہتی ہے، ملک کے پہلے وزیر اعظم جواہر لال نہرو نے تقسیم کے فوراً بعد ہی اس کا جواب دے دیا تھا۔ ستمبر ۱۹۵۰ء میں ناسک میں ہوئے کانگریس کے کانفرنس میں انہوں نے اپنی پارٹی کے شدت پسندوں سے کہا تھا: ''پاکستان میں اقلیتوں پر ظلم ہو رہے ہیں تو کیا ہم بھی یہاں وہی کریں؟ اگر آپ اس کو ہی جمہوریت کہتے ہیں تو بھاڑ میں جائے ایسی جمہوریت!'' کیا ان کے جیسے ہی عظیم قیادت کے خواہش مند نریندر مودی اپنی پارٹی کے شدت پسندوں سے اس طرح پیش آ سکتے ہیں؟ (بحوالہ دی وائر)

جشن سال نو اور مسلمان

ام ہشام

رنگین دنیا کا یہ بھی ایک رنگیلا سا شوق ہیکہ ۳۱ر دسمبر کی رات دنیا کے تقریباً سبھی ملکوں میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد رات کو ایک ساتھ جمع ہو کر گذشتہ سال کو رخصت کرتی اور نئے سال کو خوش آمدید کہتی ہے۔ اس رات کو منانے کی تیاریاں بڑے زور و شور سے کی جاتی ہیں، پہلے پہل یہ لعنت صرف خواص ہی میں پائی جاتی تھی؛ لیکن اب سماج کے امیر و غریب دونوں طبقے اس میں ڈوبے نظر آ رہے ہیں۔ ہماری دوڑتی بھاگتی ممبئی میں بھی اس رات جیسے عام زندگی تھم سی جاتی ہے، رنگ و خوشبو کا ایک سیلاب سا امنڈ آتا ہے، شہر کا ساحلی علاقہ، سمندری جہاز، ہوٹل، پارک، میدان، اونچی عمارتوں کی چھتیں، حتیٰ کہ سڑکیں تک باقی نہیں چھوڑی جاتیں، جہاں پر اس رات کو دل فریب بنانے کا سامان نہ کیا گیا ہو۔ پیشہ ور رقاصائیں، فلمی اداکار، ناچنے گانے والوں کا ہر طبقہ اس میدان میں اپنے جلوے بکھیرنے کو اترپڑتا ہے اور ملک کے امرا منہ مانگے دام لگا کر ان کے پروگرام طے کرتے ہیں۔

سالِ نو منانے کی اس لعنت نے آہستہ آہستہ اسلامی روایات کے پاسدار لوگوں کو بھی اپنی زد میں لے لیا ہے، دکھ صرف یہی نہیں ہے، اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ ہماری پڑھی لکھی باشعور نوجوان نسل بھی اغیار کے منحوس سایے میں اپنے لیے آسرا تلاش کرنے لگی ہے، جبکہ اس سے ہماری امیدوں کی مشعل روشن ہے، ملک و ملت کی سربراہی انہی کے ہاتھوں میں تو ہے، اپنے بڑوں کے آدھے ادھورے خاکوں میں یہ رنگ بھرے گی، مگر افسوس کا مقام ہے کہ ان ''شاہین صفت بچوں'' کی اٹھان ہی اتنی کمزور ہے کہ ان کی نظروں میں کوئی بڑا مقصد نہیں، نہ ہی انہیں اپنے مقصدِ حیات سے واقفیت ہے؛ لہذا ان سے کوئی امید نہیں باندھی جا سکتی۔ حال یہ ہوتا ہے کہ محض چند گھنٹوں کی رات کا جشن منانے کے لیے اربوں روپے خرچ کر دیے جاتے ہیں، کروڑوں کی ڈشز دسترخوان پر پڑی پڑی کچرے کے انبار تک پہنچ جاتی ہیں، یہ ایک ایسی کالی رات ہوتی ہے، جس میں بظاہر لاکھوں رعنائیاں اور رنگینیاں ہوتی ہیں؛ لیکن باطنی طور پر انسانیت کو شرمسار کرنے والے حقائق ہیں۔ اس کے لیے زناکاری کے اڈے سجائے جاتے ہیں اور پھر کئی جوانیاں راضی برضا قربان بھی ہو جاتی ہیں، جبکہ کچھ بڑے بڑے امرا و رؤسا کی ناجائز خواہشات کا نوالہ بنا دی جاتی ہیں، شراب، چرس، گانجہ، افیون اور دنیا کی مہنگی ترین منشیات کی درآمد و برآمد اس مہینے میں سب سے زیادہ کی جاتی ہے، اس رات میں طبلے کی تھاپ پر جوانیاں رقص کرتی ہیں اور لڑکے و لڑکیاں اخلاق و شرافت کی ساری حدوں کو پار کر رہے ہوتے ہیں، انجوائمنٹ کے نام پر اس رات نہ جانے کتنی عصمتیں داغدار ہو جاتی ہیں۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ اس چھوٹی سی رات کو منانے کے لیے اس قدر انتظامات! لیکن کبھی ہمارے ذہن میں اس دن کے لیے کچھ کرنے کا خیال ذہن میں آیا، جس کی میعاد کی کوئی انتہا نہ ہوگی، نہ جانے کب تک ہم اللہ کے سامنے جزا و سزا کے لیے کھڑے رہیں گے۔ مسلمانو! اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ اسلامی تہذیب کی بذاتِ خود ایک مکمل اور جامع تہذیب ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بطور نمونہ ہمارے لیے ایک مکمل گائیڈنس ہے، پھر بھی ہمارے گھرانوں میں اغیار کے اطوار کا فروغ کیوں ہے؟ انسان کبھی غور تو کرے، وقت کی سوئی مسلسل چلتی جا رہی ہے، زندگی کے شب و روز بڑی تیزی سے بھاگ رہے ہیں، سال مہینے کی طرح، مہینے ہفتے کی طرح، ہفتے دنوں جتنی تیزی سے گذرتے جا رہے ہیں، دیکھا جائے، تو ان میں بظاہر کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ہر وقت گزرنے کے ساتھ اپنی قدر کھو دیتا ہے؛ لیکن ایک مومن بندے کے لیے اس کی زندگی کی گھڑیاں، اس کے خالی اوقات اس کے لیے برکت اور خیر کا پیغام لاتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''پس جب تو فارغ ہو، تو عبادت میں محنت کر اور اپنے پروردگار ہی کی طرف دل لگا۔'' ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہماری زندگی کی معراج ہی یہی ہے کہ اپنے فارغ اوقات کو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے اور اس کی مخلوق کے بھلائی کے کاموں میں صرف کریں، نہ کہ عیش پرستی میں ہماری قیمتی عمر ضائع ہو جائے ہمارے لیے ہر وہ لمحہ قیمتی ہے، جس میں ہمارے دل میں قوم و ملت کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائے، جس میں ہماری فکر و نظر کی دنیا آباد ہو جائے، دل سے تاریکیاں مٹ جائیں، گناہوں کی بدلی چھٹ جائے اور بندۂ مومن اپنے رب کی رحمت کی تلاش میں لگ جائے، درحقیقت وہی پل، وہی ساعت سب سے حسین ہے، جس میں دل سے گناہوں کا جمود ٹوٹتا ہے اور اللہ اور اس کی مخلوق کی محبت جاگ اٹھتی ہے ورنہ کوئی دن یا کوئی رات بذات خود کوئی وصف نہیں رکھتے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اپنی اصلاح کی توفیق سے نوازے اور سال نو کے موقع پر ہونے والی خرافات سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

ہندستان کا بھوٹان کو ۴۵۰۰ / کروڑ روپئے کا تعاون

ہندستان نے بھوٹان کے بارہویں پنچ سالہ منصوبہ کے لئے ۴۵۰۰ / کروڑ روپے کا تعاون دینے کا اعلان کیا ہے، اوراس کی ترقی، کامیابی اور خوشحالی کے لئے ہمیشہ تعاون کا بھروسہ دلایا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور بھوٹان کے نومنتخب وزیر اعظم لوتے شیرنگ کے مابین حیدر آباد ہاؤس میں ہوئی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا۔ مسٹر لوتے ہند۔بھوٹان کے سفارتی تعلقات کے گولڈن جوبلی سال کے موقع پر جمعرات کو یہاں پہنچے تھے۔ میٹنگ کے بعد نریندر مودی نے اپنے بیان میں بھوٹان میں حال ہی میں اختتام پذیر ہوئے انتخابات میں جیت کے لئے مسٹر لوتے کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ انکی قیادت میں بھوٹان کامیابی اور خوشحالی کی راہ پر ترقی کرتا رہے گا۔ (یو این آئی)

امریکہ شام کی ذمہ داری اپنے معاونوں پر چھوڑ رہا ہے: روس

روس کا کہنا ہے کہ امریکہ جنگ سے متاثر شام کی ذمہ داری اپنے معاونوں پر چھوڑ کر وہاں سے اپنی فوج ہٹا رہا ہے ۔روس کے وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے جمعہ کو اردن کے وزیر خارجہ اے سفادی کے ساتھ بات چیت کے بعد نامہ نگاروں کی کانفرنس میں یہ بات کہی۔ مسٹر لاوروف نے کہا: ''ایسا لگتا ہے کہ امریکہ اپنی ذمہ داری اتحادی فوج کے اپنے معاونوں پر ڈالنا چاہتا ہے، کیونکہ شام میں فرانس، برطانیہ اور جرمنی کے سلامتی فورسز غیر قانونی طریقے سے تعینات ہیں۔ (یو این آئی)

بغیر ہیلمٹ موٹر سائکل سوار کو لاہور میں پٹرول نہیں ملے گا

لاہور ہائی کورٹ نے جمعرات کو ہدایت جاری کی ہے کہ جو موٹر سائکل سوار بغیر ہیلمٹ کے ہوں انہیں پٹرول فروخت نہ کیا جائے۔ لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس علی اکبر قریشی نے یہ ہدایت وکیل اظہر صدیقی کی دائر اپیل پر سماعت کے دوران دی۔ ڈان نیوز کے مطابق جج نے پٹرول پمپ مالکوں کو آگاہ کیا ہے کہ عدالت کی ہدایت کی خلاف ورزی کرنے پر پمپوں کو سیل کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (یو این آئی)

امریکہ سوویت یونین کی شکست سے سبق سیکھے: افغان طالبان

افغان طالبان نے کہا ہے کہ امریکہ کو سابق سوویت یونین کی شکست اور ٹکڑوں میں منقسم ہو جانے سے سبق سیکھنا چاہیے۔ بین الاقوامی خبر رساں ادارے کے مطابق افغانستان پر سوویت یونین کے حملے کے ۳۹ / سال پورے ہونے پر افغان طالبان نے امریکہ کو فوری طور پر افغانستان سے نکل جانے کا مشورہ دیا ہے۔ طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ افغان عوام اپنی زمین پر کسی کا بھی قبضہ برداشت نہیں کریں گے، روس کی شکست کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکہ افغان شہریوں کی مشکلات سے نبرد آزما ہونے کی صلاحیت کو دوبارہ نہ آزمائے۔ واضح ہو کہ اس سے قبل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ افغانستان میں موجود امریکی دستوں کی تعداد میں کمی کا اعلان کر چکے ہیں، جس کے بعد وائٹ ہاؤس انتظامیہ افغانستان میں تعینات ۱۴ / ہزار فوجیوں میں سے نصف کو واپس بلانے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

امریکہ میں گھر میں آگ لگنے سے ۳ / ہندوستانی طلبہ سمیت ۴ / افراد ہلاک

امریکی ریاست ٹینیسی میں کرسمس پارٹی کے دوران گھر میں آگ لگنے سے ۳ / ہندوستانی طلبہ سمیت ۴ / افراد ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والے ہندوستانی طلبہ کی شناخت ۱۶ / سالہ ستھویکا نائیک، ۱۵ / سالہ سوہان نائیک اور ۱۴ / سالہ جیا سوچتھ کے طور پر ہوئی ہے، تینوں آپس میں بہن بھائی ہیں، تینوں طلبہ تعلیم کی غرض سے امریکہ میں مقیم تھے۔ آگ لگنے کے واقعے میں ایک مقامی شہری بھی ہلاک ہوا، جب کہ دونو جوان زخمی حالت میں گھر سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے، آگ لگنے کی وجہ کا تعین نہیں کیا جا سکا۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

سعودی فرمانروا شاہ سلمان نے کابینہ میں بڑی تبدیلیاں کیں

سعودی فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے کابینہ میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کی ہیں۔ سعودی شاہی محل سے جاری بیان کے مطابق سعودی فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز نے کابینہ میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کرتے ہوئے وزیر خارجہ عادل الجبیر کو عہدے سے ہٹا دیا ہے، جب کہ ان کی جگہ وزیر خزانہ ابراہیم الاصاف کو وزیر خارجہ مقرر کر دیا گیا ہے، عادل الجبیر کو وزارت خارجہ میں مشیر مقرر کیا گیا ہے۔ شہزادہ عبداللہ کو نیشنل گارڈز کا سربراہ، جنرل خالد بن کرار کو سکیورٹی چیف جب کہ مساعد العبان کو نیشنل سکیورٹی ایڈوائزر کا عہدہ دیا گیا ہے، ترکی الشبانہ وزیر اطلاعات اور حمد آل الشیخ کو وزیر تعلیم کا عہدہ دیا گیا ہے۔ عسیر کے گورنر فیصل بن خالد کو سبکدوش کر کے ان کی جگہ ترکی بن طلال کو نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ شاہی فرمان میں کہا گیا ہے کہ کابینہ میں تبدیلیاں ملکی مفاد کی خاطر کی گئی ہیں۔ (نیوز ایکسپریس پی کے)

ترکی کی دھمکیوں کے بعد بھی شامی فوج شمالی شہر منبج میں داخل

ترکی کی دھمکیوں کے باوجود شام میں حکومت حامی فوجیں ملک کے شمال میں واقع اہم شہر منبج میں گذشتہ چھ سال میں پہلی بار داخل ہو گئی ہیں۔ یہ شہر کرد جنگجوؤں کے کنٹرول میں رہا ہے، مگر امریکہ کے شام سے انخلاء کے بعد امریکہ حامی کرد فورسز کو خوف تھا کہ ہمسایہ ملک ترکی ان کے خلاف کارروائی نہ شروع کر دے۔ اطلاعات کے مطابق شامی فوجوں نے کردوں کی درخواست پر اس شہر پر قبضہ کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق صدر اردوغان کا شام میں اصل ہدف کردش پیپلز پروٹیکشن یونٹس (وائی پی جی) ملیشیا ہے، جسے امریکہ نے شام میں دولت اسلامیہ کے خلاف لڑائی کے لیے تربیت دی تھی۔ واضح رہے کہ ترکی اپنی سرحد میں کرد جنگجو تنظیم وائی پی جی ملیشیا کے داخلے کا شدید مخالف ہے۔ ترکی کو اس بات کا خوف ہے کہ یہ تنظیم ترکی میں علیحدگی پسند کرد اقلیت کو مضبوط کرے گی۔ (بی بی سی لندن)

تعلیم و روزگار

نوودیہ ودیالیہ: گزشتہ ۵ / سالوں میں ۴۹ / بچوں نے خودکشی کی

مرکزی حکومت کے تحت چلنے والے رہائشی اسکول نوودیہ ودیالیہ میں پچھلے پانچ سالوں میں ۴۹ / بچوں نے خودکشی کر لی۔ انڈین ایکسپریس کے ذریعے دائر کی گئی آر ٹی آئی میں اس بات کا انکشاف ہوا ہے۔ آر ٹی آئی سے ملی معلومات کے مطابق ۲۰۱۳ء سے لے کر ۲۰۱۷ء کے بیچ میں ۴۹ / بچوں نے خودکشی کی اور اس میں سے آدھے لوگ دلت اور آدیواسی ہیں، زیادہ تر خودکشی کرنے والے بچوں میں لڑکے ہیں۔ انڈین ایکسپریس کی خبر کے مطابق ۷ / لوگوں کو چھوڑ کر باقی سبھی نے پھانسی لگا کر خودکشی کی اور اس کے بارے میں یا تو طالب علموں کے ذریعے پتہ چلا یا پھر اسکول کے اسٹاف نے اس کا پتہ لگایا۔

واضح ہو کہ نوودیہ ودیالیہ کی شروعات ۱۹۸۵ء۔۱۹۸۶ء میں ہوئی تھی اور اس کو بورڈ اگزامس میں سب سے اچھا نتیجہ دینے والے اداروں میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ نوودیہ ودیالیہ ملک کے ہزاروں پچھڑے اور غریب بچوں کے لئے اچھی تعلیم کا ذریعہ ہے، ۲۰۱۲ء سے ان اسکولوں کی دسویں کلاس کے لئے پاس کرنے والوں کا فیصد ۹۹ / فیصد سے زیادہ اور بارہویں کلاس کے لئے ۹۵ / فیصد سے زیادہ رہا ہے۔ پاس کرنے والے فیصد کے یہ اعداد و شمار مہنگے پرائیویٹ اسکولوں کے مقابلے کافی زیادہ ہیں۔ ملک میں اس وقت ۶۳۵ / نوودیہ ودیالیہ ہیں اور ان کو ایم ایچ آر ڈی کے تحت خود مختار ادارہ نوودیہ ودیالیہ کمیٹی (این وی ایس) کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ اصول کے مطابق اسکول کی ۷۵ / فیصد سیٹیں دیہی بچوں کے لئے ریزرو ہوتی ہیں۔ اس لئے نوودیہ ودیالیہ کو ایسی جگہ نہیں بنایا جاتا ہے جہاں پر ۱۰۰ / فیصد شہری آبادی ہو۔ نوودیہ ودیالیہ میں ۶ / کلاس سے ایڈمشن شروع ہوتا ہے اور یہاں بارہویں تک کی پڑھائی ہوتی ہے۔ میرٹ لسٹ کی بنیاد پر ہی یہاں ایڈمشن ہوتا ہے۔ نوودیہ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جتنے لوگ ہر سال داخلہ کے لئے امتحان دیتے ہیں ان میں سے اوسطاً تین فیصد سے کم لوگ ہی پاس کر پاتے ہیں۔

پنجاب میں آلو کی بڑے پیمانے پر ہوئی فصل کے باوجود کسان پریشان

پنجاب میں لگاتار تیسرے سیزن میں آلو کی بڑے پیمانے پر ہوئی فصل نے کسانوں کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ حالات یہ ہیں کہ کولڈ اسٹوریج بھرے ہوئے ہیں اور خریدار بھی نہیں مل رہے ہیں، نتیجے میں کسانوں کو آلو یا تو کھیت میں ہی سڑنے کے لیے چھوڑنا پڑ رہا ہے یا پھر مفت میں دینا پڑ رہا ہے۔ دی ٹربیون کے مطابق؛ بھاری گھاٹے کی وجہ سے ان میں سے کئی کسانوں نے تو اب آلو کی کھیتی چھوڑنے کا ہی فیصلہ کر لیا ہے۔ کسان حکومت سے بھی ناراض ہیں، ان کو امید تھی کہ حکومت آلو کے لیے بھی ایم ایس پی طے کرے گی، لیکن ایسا نہیں ہوا، اب جو حال ہے اس میں ان کی لاگت بھی نہیں نکل رہی، ادھر کولڈ اسٹوریج والے بھی پریشان ہیں، آلو کی نئی فصل بازار میں آ چکی ہے اور پرانی فصل لینے کے لیے کوئی تیار نہیں، اس لیے کئی کسانوں نے اپنا آلو کولڈ اسٹوریج میں ہی چھوڑ دیا۔ ایک کولڈ اسٹوریج کے مالک جسوندر سنگھ سانگھا جنہوں نے ۴۴۰ / ہکٹیئر پر آلو کی کھیتی کی تھی، اس میں سے پچھلے سال کی فصل (۷۰۰ / ٹن آلو) ان کے کولڈ اسٹوریج میں اب تک پڑی ہوئی ہے؛ انھوں نے کہا، ''مجھے پچھلے تین چار سال میں ۴ / سے ۶ / کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے، اس سے اچھا ہے کہ ہم لوگوں کو مفت میں فصل دے دیں یا سڑنے کے لیے چھوڑ دیں۔'' غور طلب ہے کہ اس سے پہلے مہاراشٹر کے ناسک ضلع میں قرض اور کم قیمت ملنے کی وجہ سے گزشتہ دنوں دو پیاز کسانوں نے خودکشی کر لی تھی۔ مرنے والوں کی پہچان تاتیا بھاؤ کھیر نر (۴۴ / سال) اور منوج دھونڈ گے (۳۲ / سال) کے طور پر ہوئی تھی، وہ شمالی مہاراشٹر کے باگلان تالکا کے رہنے والے تھے، ناسک ضلع کا ہندوستان کے کل پیاز پیداوار میں پچاس فیصد کا حصہ ہے ضلع کے کسان دعویٰ کر رہے ہیں کہ اچھی فصل ہونے کی وجہ سے ان کو ان کی پیداوار کی اچھی قیمت نہیں مل رہی ہے۔ مرنے والوں کے رشتہ داروں نے دعویٰ کیا کہ وہ کم قیمت ملنے کی وجہ سے اپنا پانچ سو کوئنٹل پیاز بیچ نہیں پا رہے تھے، مرنے والے کسان کی فیملی نے بتایا کہ کھیر نر پر گیارہ لاکھ روپے کا بقایا قرض تھا۔ ایک دوسرے معاملے میں ۳۲ / سالہ منوج دھونڈ گے نے زہریلا کیمیکل پی کر جمعہ کو مبینہ طور پر خودکشی کر لی۔ دھونڈ گے کی فیملی نے بتایا کہ ان پر اکیس لاکھ روپے کا بقایا قرض تھا اور وہ تھوک بازار میں پیاز کی کم قیمت ملنے کی وجہ سے اپنی پیداوار بیچ نہیں پائے۔

واضح ہو کہ مہاراشٹر سے لگاتار یہ خبریں آ رہی ہیں کہ پیاز کے کسان اپنی پیداوار کو کم قیمت پر بیچنے کے لیے مجبور ہیں۔ حال ہی میں یولا تحصیل میں انڈرسل کے باشندے چندر کانت بھیکن دیش مکھ نے پیاز کی کم قیمت ملنے پر وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو ۲۱۶ / روپے کا منی آرڈر بھیجا تھا۔ دیش مکھ نے بتایا تھا کہ یولا میں پانچ دسمبر کو ہوئے اگریکلچرل پروڈکشن مارکیٹ کمیٹی (اے پی ایم سی) کی نیلامی میں ۵۴۵ / کلوگرام پیاز کی فروخت کے بعد ان کو یہ رقم حاصل ہوئی۔ اس کو جو قیمت دی گئی وہ فی کلوگرام کے لئے اکیاون پیسے تھے اور اے پی ایم سی کی فیس کو کاٹنے کے بعد اس کو صرف ۲۰۱۶ / روپے کی ادائیگی کی گئی اور اس سے متعلق انہوں نے فروخت کی رسید بھی دکھائی۔ وہیں ناسک ضلع کے سنجے ساٹھے نامی کسان کو اپنی ۷۵۰ / کیلو پیاز محض ایک روپئے چالیس پیسے فی کیلو کے حساب سے بیچنی پڑی۔ اس بات کو لے کر ناراض کسان نے انوکھے طریقے سے اپنی مخالفت درج کرائی۔ اس نے پیاز بیچنے کے بعد ملے ۱۰۶۴ / روپے وزیر اعظم نریندر مودی کو بھیج دیا۔

اس کے علاوہ مہاراشٹر کے احمد نگر ضلع کے ایک کسان نے پیاز کی قیمتوں میں آئی زبردست گراوٹ اور پیاز بیچنے کے بدلے میں ملنے والی معمولی رقم کو لے کر اپنا احتجاج درج کرایا ہے۔ کسان نے پیاز بیچنے پر ملے ۶ / روپے کو وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو منی آرڈر کے ذریعے بھیجا ہے۔ شریس ابھالے نامی کسان نے اتوار کو بتایا کہ ضلع کے سنگ منیر تھوک بازار میں ۲۶۵۷ / کلو پیاز ایک روپے فی کلو کی شرح سے بیچنے اور بازار کے خرچ نکالنے کے بعد اس کے پاس محض ۶ / روپے بچے۔ صرف مہاراشٹر ہی نہیں بلکہ مدھیہ پردیش میں بھی تھوک منڈی میں پیاز کی کم قیمت ملنے سے کسان پریشان ہیں۔ مدھیہ پردیش کی سب سے بڑی نیچ منڈی میں پیاز پچاس پیسے فی کلوگرام اور لہسن دو روپے فی کلوگرام تھوک کے بھاؤ بکنے کی وجہ سے کسان یا تو اپنی فصل واپس لے جا رہے ہیں یا پھر منڈی میں ہی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ (بحوالہ دی وائر)

طب وسائنس

دیسی انڈا ایک بہترین اور مفید غذا

حکیم راحت نسیم سوہدروی

انڈا ایک بہترین اور مفید غذا ہے۔غذائی اہمیت کے اعتبار سے دودھ کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے۔انڈا ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال کیا جاتا ہے۔مقوی غذا ہونے کے ساتھ دماغ اور آنکھوں کو تقویت دیتا ہے۔ بیماری کے بعد ہونے والی کمزوری میں مفید ہے۔لوگ اسے موسم سرما کی غذا خیال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ موسم گرما میں بھی مفید ہے۔انڈا پروٹین، فاسفورس اور کیلشیم سے بھرپور ہے۔زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ انڈے کو انتہائی مقوی غذا خیال کرتے ہوئے بچوں کو ناشتے میں انڈا اور دودھ دینا ضروری سمجھا جاتا تھا کیونکہ والدین یہ یقین رکھتے تھے کہ بچوں کی غذائی ضروریات کے لیے یہ دونوں اشیا کافی ہیں۔بچے انہیں پسند کریں یا نہ کریں جو والدین استطاعت رکھتے ہیں وہ اپنے بچوں کو ضرور استعمال کراتے ہیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دیسی انڈا آسانی سے دستیاب تھا۔مگر اب صورتحال یہ ہے کہ ان دیسی انڈوں کی جگہ پولٹری فارمنگ کا دور ہے۔انڈے مصنوعی طریقے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔معاملہ یہاں آگیا ہے کہ پولٹری فارمنگ کے لیے اور چوزوں کو جلد بڑا کرنے کے لیے یعنی انڈوں کے قابل بنانے کے لیے مصنوعی ہارمونز اور کیمیکلز کھلائے جانے لگے ہیں۔اس طرح سوال یہ پیدا ہوگیا ہے کہ کیا یہ انڈے مقوی غذا کی حیثیت رکھتے ہیں؟ ماہرین طب وصحت دیسی انڈوں کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ دیسی سے مراد فطری طریق سے حاصل کردہ ہیں۔مغرب میں اب دیسی یعنی فطری طریق سے پیدا ہونے والی اشیا کے لیے آرگینک کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسے آرگینک (Organic) انڈے۔ان آرگینک اشیا کی قیمت فارم کی اشیا سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ فطری اور مقوی غذا کی حیثیت رکھتے ہیں جبکہ مصنوعی فارمنگ کے انڈے مقوی غذا کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ بہت سے امراض کا سبب بھی ہیں۔جن میں جسم میں کولیسٹرول کی زیادتی شامل ہے۔اس کے نتیجے میں بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور امراض قلب جنم لیتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ اب ماہرین طب لوگوں کو زیادہ انڈے کھانے سے منع کرتے ہیں اور عوام میں بھی انڈے کھانے کے حوالے سے پہلے والا رجحان نہیں رہا۔اگر انڈے کا استعمال ہورہا ہے تو زیادہ رغبت سے نہیں ہے۔دیسی انڈے میسر ہوں تو ان کی غذائی افادیت میں کسی کو شک نہیں ہے۔انڈے کے فوائد اور خواص کے حوالے سے ہم نے اوپر جو ذکر کیا ہے وہ دیسی انڈا ہے۔جو جسم کو مستعد، فعال اور چست رکھتا ہے اور غذائیت کے اعتبار سے بہترین ہے۔ بچوں کی نشوونما کے لیے مفید ہے۔ امراض کے خلاف مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے۔

انڈے میں معدنی نمک بھی پائے جاتے ہیں۔شیخ الرئیس بوعلی سینا کے نزدیک انڈا تقویت قلب کے لیے مفید ہے۔انڈا اُبال کر یا سالن میں پکا کر کھایا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں عوام کی اکثریت انڈے کو ناشتے کے اہم جزو کے طور پر لیتی ہے۔موسم سرما میں انڈوں کا حلوہ بھی بنایا اور کھایا جاتا ہے۔ویسے تو کئی جانوروں کے انڈے استعمال ہوتے ہیں مگر ہمارے ہاں زیادہ تر مرغی کے انڈے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔اس کے بعد بطخ کے انڈے میں جو سفیدی ہوتی ہے اور زردی سب سے زیادہ یہی مفید ہے۔ انڈے کو کبھی آگ پر نہیں پکانا چاہیے اور نہ ہی زیادہ سخت پکانا چاہیے۔زیادہ پکانے کی صورت میں انڈے میں موجود سفیدی اور زردی کے جوہر موثرہ زائل ہوجاتے ہیں۔تیز آگ پر انڈے میں موجود پروٹین ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔اسی وجہ سے عام طور پر انڈے کو ہاف بوائل پکاتے ہیں تا کہ جوہر موثر زائل نہ ہوں۔انڈے کو اُبال کر چھیل کر زردی سمیت کھایا جاتا ہے۔بعض لوگ کچا انڈا ہی پی جاتے ہیں مگر مناسب طریقہ یہ ہے کہ انڈے کو پانی میں اتنی دیر تک اُبالا جائے کہ سفیدی پک جائے اور زردی پک جانے کے قریب ہو یعنی پورے طور پر نہ پکے پھر اس انڈے کا چھلکا اُتار کر ذرا نمک اور مرچ چھڑک کر کھایا جائے۔

حال ہی میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق روزانہ انڈے کا استعمال مضر نہیں ہے بلکہ کئی امراض کی روک تھام میں معاون ہوتا ہے۔اس حالیہ تحقیق کے مطابق روزانہ انڈے کے استعمال سے ذیابیطس کے مرض کے امکانات میں اضافہ نہیں ہوتا۔تحقیق کرنے والوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ روزانہ انڈے کا استعمال کرنے والوں میں ذیابیطس دوم کے امکانات کم ہوجاتے ہیں اور جبکہ روزانہ ایک انڈے کا ناشتے میں استعمال صحت کے لیے بیحد مفید ہے۔ان محققین نے 3 ہزار 800 افراد کو روزانہ انڈوں کا باقاعدہ استعمال کرایا مگر ان میں ذیابیطس دوم کے کوئی امکانات ظاہر نہیں ہوئے ہیں۔انڈے غذائیت سے بھرپور ہوتے ہیں۔ان میں لحمیات کی اچھی مقدار ہوتی ہے اور پکانا بھی آسان ہے۔ نیز دوسری غذائیت بخش چیزوں کی نسبت سستا بھی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ انڈے کی زردی میں چکنائی (Fat) ہوتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ زردی چھوڑ کر سفیدی کھانا شروع کردیں بلکہ انڈا مکمل طور پر کھائیں۔البتہ روزانہ انڈا استعمال کرنے والوں کو دن میں ایک بار سبزی پر مشتمل کھانا ضرور کھانا چاہیے۔ جسے برائے نام تیل میں پکایا گیا ہو۔امریکن ہاٹ ایسوسی ایشن نے بھی اپنی تحقیق میں روزانہ انڈا کھانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے ساتھ دن میں ایک کھانا صرف سبزیوں پر مشتمل ہونا چاہیے۔البتہ انڈے میں موجود 120 ملی گرام کولیسٹرول ہوتا ہے اس لیے کولیسٹرول فری غذاؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیزی ندوی

حضرت مولانا حسیب الرحمان بلند پایہ عالم اور محدث تھے: حضرت امیر شریعت مدظلہ

حضرت مولانا حسیب الرحمان صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حیدرآباد کا ۲۳؍دسمبر کو رات کے ایک بجے ان کے آبائی وطن ڈابر کشن گنج میں انتقال ہوگیا، اناللہ وانا الیہ راجعون، وہ تقریباً اسی سال کے تھے، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے ان کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے، اور اہل خانہ کے لیے تعزیت کے الفاظ کہے ہیں، انہوں نے کہا کہ مولانا جید عالم دین تھے اور برسوں سے دارالعلوم حیدرآباد میں بخاری شریف کا درس دے رہے تھے، انہوں نے علم اور دین کی خوب خدمت کی، اور اسی خدمت کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضر ہوگئے، یہ دنیا میں ان کے لیے سعادت کی بات ہے، اور آخرت میں اس کا بڑا اجر ملے گا انشاء اللہ، قطب عالم حضرت مولانا محمد علی مونگیری کے زمانہ سے ہی خانقاہ رحمانی سے ان کے خانوادہ کا رشتہ رہا ہے، امیر شریعت حضرت مولانا سید منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے تکمیل تعلیم کے بعد انہیں جامعہ رحمانی میں تدریس کی ذمہ داری دی تھی، حضرت کی نگرانی میں انہیں اپنی صلاحیت کو مستحکم کرنے کا موقع ملا اور بخاری کو چھوڑ کر تمام متداول کتابیں انہوں نے جامعہ رحمانی میں پڑھائیں، وہ ایک پختہ کار اور ماہر مدرس تھے، حدیث سے انہیں محبت تھی، اس لیے اللہ نے حدیث پڑھنا پڑھانا ان کا شغف بنادیا تھا۔ جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر میں حضرت مولانا حسیب الرحمان صاحب کے لیے اہتمام کے ساتھ ختم قرآن اور ایصال ثواب کیا گیا، جس میں جامعہ رحمانی کے اساتذہ، طلبہ، کارکنان، منتظمین اور خانقاہ رحمانی کے واردین وصادرین نے شرکت کی۔

شور اور ہنگاموں کے بیچ تین طلاق سے متعلق نیا بل لوک سبھا میں پاس

طلاق بدعت یا تین طلاق کو غیر قانونی قرار دینے اور ایسا کرنے پر تین سال کی قید اور جرمانہ کے التزام والے مسلم خواتین (شادی کے حقوق کا تحفظ) بل۔۲۰۱۸ء کانگریس سمیت کئی اپوزیشن پارٹیوں کے واک آؤٹ کے درمیان آج لوک سبھا میں پاس ہوگیا۔بل میں یہ التزام ہے کہ صرف متاثرہ خواتین، اس سے خونی رشتے رکھنے والے ہی ایف آئی آر درج کراسکیں گے، ساتھ ہی متاثرہ کی باتیں سننے کے بعد مجسٹریٹ کو صلح کرانے اور ملزم کو ضمانت دینے کا بھی حق ہوگا، حالانکہ تھانہ سے ضمانت کی اجازت نہیں ہوگی، اس میں متاثرہ خواتین ایف آئی آر درج کرائے گی اور اگر وہ نہ کرا پائی تو اس سے خونی رشتے رکھنے والے متعلقہ لوگ ایف آئی آر درج کراسکیں گے۔ملزم کو تین سال کی قید اور جرمانہ کا اس میں التزام ہے۔اس سے پہلے گزشتہ سال مسلم خواتین (شادی کے حقوق کا تحفظ) بل۔۲۰۱۷ء لوک سبھا میں پاس ہوا تھا، لیکن ابھی وہ راجیہ سبھا میں زیر التوا ہے۔اس کی جگہ حکومت نیا بل لے کر آئی ہے جو اس سال ستمبر میں لاگو کیے گئے مسلم خواتین (شادی کے حقوق کا تحفظ) بل کی جگہ لے گا۔

اچھے خاندان کا تصور خواتین کی دینی اور تعلیمی بیداری کے بغیر نہیں: مولانا محمد شبلی القاسمی

دنیا کی تاریخ میں بعض خواتین کے نام بڑے ادب سے لئے جاتے ہیں ان کی خداترسی ان کے عزم وحوصلے اور توکل علی اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فخر محسوس ہوتا ہے، ان میں بعض برگزیدہ خواتین کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے، حضرت حوا، حضرت آسیہ، حضرت ام موسیٰ، حضرت مریم وغیرہ مبارک ناموں کی ہم قرآن کریم میں تلاوت کرتے ہیں، ظہور اسلام کے بعد حضرت خدیجہ، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ اور ہزاروں صحابیات اور ان کے بعد کی اللہ والیاں اور مختلف علوم اسلامیہ پر دسترس رکھنے والی اسلام کی بیٹیوں کے عظیم کارناموں سے تاریخ کے اوراق بھرے ہوئے ہیں، ان کی قربانیوں اور خدمات کا فیض آج بھی دنیا کو مل رہا ہے، ان خیالات کا اظہار مسلم خواتین بالخصوص اسکول وکالج کی طالبات کے خصوصی اجلاس منعقدہ لال کوٹھی داناپور میں مولانا محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کیا۔ہمیں اچھی طرح سمجھنا ہوگا کہ تشدد ونفرت خوف وہراس اور بدامنی کے موجودہ ماحول میں اسلام ہی ہمارے لئے جائے پناہ ہے اس کے سائے میں امن ہے، سکون ہے، اور عزت وناموس کی حفاظت ہے اور حقوق کی بازیابی ہے، اسلام نے خواتین کو جو سہولیات، اعزاز واکرام اور حقوق دیئے ہیں وہ دوسری جگہ کہاں؟ دوسروں نے نعرے تو بہت اچھے لگائے لیکن بہت جلد ہی وہ نعرے پرفریب ثابت ہوئے، عورتوں کی آزادی کے نام پر گھر سے باہر کے بھی مشکل کام ان سے کروائے گئے، ایسے کام جو انکی غیرت، ان کی فطرت اور ان کے تحفظ کے خلاف ہیں، اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ مسلمان مائیں، بہنیں اپنے نعمت ایمانی اور دولت اسلام پر خوش اور مطمئن ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیا کے حالات دیکھتے ہوئے ہم اپنی اسلامی تحریکات، معمولات اور عبادتوں میں اضافہ کریں، قرآن کریم کی یومیہ تلاوت کا معمول بنائیں، پردے کا خیال رکھیں، بچے بچیاں جو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں ان کی تعلیم اور اچھی تربیت پر خصوصی توجہ دیں، بچیوں کا لباس ان کے بچپن ہی سے ساتر ہو جس لباس کا استعمال اس کے بچپن میں کرایا گیا اگر بڑے ہوکر اس سے منع کیا جائے تو یہ بڑا مشکل ہوتا ہے، اپنے گھر میں دینی ماحول بنانا مردوں کے ساتھ باکمال عورتوں کی بھی ذمہ داری ہے۔اس پروگرام کا اہتمام مولانا محمد رضوان صاحب امام وخطیب جامع مسجد سرائے اور ان کے رفقاء نے امارت شرعیہ کی تحریک پر کیا تھا، ان دنوں امارت شرعیہ کی جانب سے مختلف مقامات پر دینی وتعلیمی بیداری پیدا کرنے کی مہم چلائی جارہی ہے جس کے اچھے اثرات سامنے آرہے ہیں پروگرام کا اختتام نائب ناظم امارت شرعیہ مولانا محمد شبلی القاسمی کی دعا پر ہوا۔

برڈ فلو کے پیش نظر اسپتالوں میں ہائی الرٹ

پٹنہ میں برڈ فلو کی تصدیق کے بعد احتیاط کے طور پر راجدھانی کے اسپتالوں میں برڈ فلو کے پیش نظر ہائی الرٹ جاری کردیا گیا ہے۔ پی ایم سی ایچ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر رجیو رنجن پرساد نے بتایا کہ برڈ فلو وائرس کی جانچ کا انتظام اسپتال میں بھی کیا جائے گا۔سول سرجن ڈاکٹر پرمود کمار جھا نے راجدھانی کے عوام کو مشورہ دیا ہے کہ فی الحال ضلع کے لوگوں کو چکن اور انڈا کھانے سے بچنا چاہئے۔ حالانکہ اس طرح کی بیماریوں کے علاج کے لئے راجدھانی کے گلزار باغ واقع انفیکشن ڈیزیز ہاسپٹل میں خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔آئی جی آئی ایم ایس میں بھی ڈاکٹروں کو برڈ فلو کے پیش نظر الرٹ کردیا گیا ہے۔اس کے علاوہ چھوٹے اسپتالوں کے ڈاکٹروں کو بھی مریضوں پر نظر رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔قابل ذکر ہے کہ پٹنہ کے چڑیا گھر میں کئی موروں کی موت کے بعد ریاستی انتظامیہ حساس ہوگئی ہے۔

مولانا سجاد میموریل اسپتال میں اب شام میں بھی اوپی ڈی

مولانا سجاد میموریل اسپتال امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں اب شام میں بھی جنرل فیزیشین کی خدمات حاصل ہیں۔ جس میں ڈاکٹر نظیر احمد خان جنرل فزیشین دوپہر دو بجے سے شام ۶؍بجے تک مریضوں کو دیکھیں گے۔علاقہ کے عام لوگوں سے اپیل ہے کہ وہ اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھائیں، واضح ہو کہ جمعہ کے دن سبھی اوپی ڈی بند رہتے ہیں۔اس کے علاوہ ایم ایس ایم اسپتال کو ایسوسی ایشن آف مسلم ڈاکٹرز (AMD) کے تعاون سے اسپیشلسٹ ڈاکٹرز کی بھی خدمات حاصل ہیں اور مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹرز دوپہر دو بجے سے ساڑھے چار بجے تک اپنی خدمات اسپتال کو دیتے ہیں۔

بقیـــــــــات

بقیہ دعائے خلیل اور نوید مسیحا .... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کے لئے بلکہ اقوام عالم کے لئے اسوہ قرار دیا گیا ارشاد ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ اسوةٌ حسنةٌ﴾ اے لوگو تم سب کے لئے بہترین آئیڈیل اور نمونہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے اور خود نبی پاک علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ میری سنت اور میرے طریقے کو مضبوطی سے پکڑے رہو کبھی گمراہ نہیں ہوگے ،اور یجروید کے ادھیائے نمبر۱۳ منتر ۱۸ میں ہے کہ ''سورج کی طرح روشن اندھیروں کو ختم کرنے والے اس عظیم انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جاننے سے عبادت گذار کو نجات حاصل ہوگی''، ہمیں بھی دنیا و آخرت کی بھلائی مطلوب ہے اس لیے سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنانا چاہیے اور ان کے اخلاق و کردار سے اپنی زندگی کو آراستہ کرنا چاہیے اسی سے ہمیں ہر جگہ کامیابی و کامرانی نصیب ہوگی۔

بقیہ وفود عرب کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا برتاؤ .... بعض افراد سلیم الفطرت ہوتے ہیں۔ان میں اعلیٰ صفات بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں ،اگر کوئی ان کی تعریف و تحسین کردے اور ان کے اس حسن سیرت وصورت کی نشاندہی کرے تو ان میں مزید بہتری کی تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور اس تحریک (Motivation) کی بدولت استقامت آتی ہے اور وہ ہر آن بداخلاقی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے والے وفود میں بعض افراد جاہلی تعصّبات اور خرافات کے باوجود کچھ عمدہ اخلاق وسیرت کے مالک بھی ہوتے تھے۔چنانچہ آپ علیہ السلام ایسے وفود کے اراکین سے ان کے اخلاق و اوصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے دعوت پیش کرتے ،خاص طور پر اراکین یا قائد کے ان صفات عالیہ کا تذکرہ ضرور فرماتے جن سے وہ متصف ہوتے تاکہ آغاز کلام میں ہی ان کے اندر پیغام حق کے لئے تحریک پیدا کردی جائے جس کی دعوت دی جارہی ہے۔

آپ علیہ السلام کا حسن اخلاق ،سیرت و کردار اور قبائل عرب کے ساتھ حکمت بھری دعوت کا نتیجہ یہ ہوتا کہ جب یہ وفود اپنے قبائل میں واپس پہونچتے تو وہ سرور کائنات کی ایک ایک ادا اور آپ کے ہر ہر عمل کو جس کا انہوں نے مشاہدہ کیا ہوتا اپنے قبائل میں پہونچادیتے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حکمت عملی کی وجہ سے قلیل وقت میں پورا حجاز ایمان کی دولت سے منور ہوگیا۔اور اسلام کی شعاعیں حجاز اور عرب سے باہر بھی تیزی سے پھیلتی چلی گئیں آج شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں مسلمان نہ پائے جاتے ہوں۔

صرف اشتہار میں مودی حکومت نے خرچ کیے 5246 کروڑ روپے

مرکز کی نریندر مودی حکومت نے اپنے وقت میں سرکاری اسکیموں کے اشتہار پر تقریباً 5246 کروڑ روپے خرچ کردیے ہیں، یو پی اے حکومت کے دس سال میں کل ملاکر 5040 کروڑ روپے کی رقم اشتہار پر خرچ کی گئی تھی، وہیں مودی حکومت پانچ سال سے کم مدت میں ہی 5245.73 کروڑ روپے خرچ کرچکی ہے۔گزشتہ جمعرات کو لوک سبھا میں وزارت اطلاعات ونشریات میں وزیر مملکت راجیہ وردھن سنگھ راٹھور نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے ۲۰۱۴ء سے لے کر ۷ر دسمبر ۲۰۱۸ء تک سرکاری اسکیموں کی تشہیر وتوسیع میں کل 5245.73 کروڑ روپے کی رقم خرچ کی ہے۔ترنمول کانگریس کے رکن پارلیامنٹ دنیش ترویدی نے پوچھا تھا کہ مرکزی حکومت نے میڈیا پبلسٹی پر اب تک کل کتنی رقم خرچ کی ہے؟ راجیہ وردھن سنگھ راٹھور اسی سوال کا جواب دے رہے تھے۔ راٹھور نے بتایا کہ سب سے زیادہ 2312.59 کروڑ روپے الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے اشتہار میں خرچ کئے گئے۔وہیں 2282 کروڑ روپے پرنٹ میڈیا میں اشتہار کے لئے خرچ کئے گئے۔اسی طرح 651.14 کروڑ روپے آؤٹ ڈور پبلسٹی کے لئے خرچ کئے گئے ہیں،راجیہ وردھن سنگھ راٹھور کے ذریعے ایوان میں دئے گئے جواب سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ سال در سال اشتہار پر خرچ کی جانے والی رقم میں اضافہ ہوا ہے۔۲۰۱۴۔۱۵ء میں کل 979.78 کروڑ روپے خرچ کئے گئے تھے، وہیں ۲۰۱۵۔۱۶ء میں کل 1160.16 کروڑ روپے اسکیموں کی تشہیر میں خرچ کئے گئے, اسی طرح اشتہار کی رقم میں لگاتار اضافہ ہوتا رہا اور ۲۰۱۶۔۱۷ء میں مودی حکومت نے تشہیر میں 1264.26 کروڑ روپے خرچ کئے۔پچھلے ساڑھے چار سالوں سے زیادہ کی مدت میں سب سے زیادہ 1313.57 کروڑ روپے ۲۰۱۷۔۲۰۱۸ء میں اشتہار پر خرچ کئے گئے۔خیال رہے کہ وزارت اطلاعات و نشریات کے تحت کام کرنے والا ادارہ بی او سی حکومت ہند کی مختلف وزارتوں اور ان کے محکمہ جات کا اشتہار کرتا ہے، کچھ خودمختار اداروں کا بھی اشتہار بی او سی کے ذریعے کرایا جاتا ہے۔راجیہ وردھن سنگھ راٹھور نے یہ بھی بتایا کہ اشتہار پر جتنی رقم خرچ کی گئی ہے اس کو لے کر یہ تجزیہ نہیں کیا گیا ہے کہ ان اشتہارات کا لوگوں پر کتنا اثر پڑتا ہے، اس تناظر میں سوال پوچھا گیا تھا کہ کیا حکومت نے اسکیموں کے بارے میں بیداری کے اثر کو جاننے کے لئے کوئی سروے کیا ہے؟ اس پر وزیر نے بتایا کہ وزارت/ محکمے کی ہدایت پر بی او سی اشتہار کے اثر کا سروے کرتا ہے حالانکہ پچھلے چار سالوں میں کسی بھی وزارت نے ایسا کرنے کی مانگ نہیں اٹھائی۔(بحوالہ دی وائر)

اعـــــلان مفقـــود الخبـــری

● معاملہ نمبر۴/۲۸۶/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ جھاجھا جموئی) عائشہ خاتون بنت عبدالجبار مقام بھچیار ڈاکخانہ وضلع جموئی۔ بنام۔ محمد اقبال ندوی ولد شہاب الدین ، مقام وڈاکخانہ پھلواری شریف پٹنہ۔اطلاع بنام فریق دوم۔اس معاملہ میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ جھاجھا جموئی میں عرصہ ڈیڑھ سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے،لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ سماعت ۱۶ر جمادی الاولیٰ ۴۰ھ مطابق ۲۳ر جنوری ۲۰۱۹ء روز بدھ کو بوقت نو بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ گواہان وثبوت کے ساتھ حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط قاضی شریعت

● معاملہ نمبر۴/۱۱۳/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ شیوہر) شہانہ خاتون بنت محمد وعظ الحق مقام وڈاکخانہ نیا گاؤں تھانہ شیامپور ضلع شیوہر۔فریق اول۔ بنام۔محمد نور الحق ولد محمد سراج الحق مرحوم مقام سلطان پور ڈاکخانہ بیلہیاں ضلع شیوہر۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول ساکنہ مذکورہ بالا نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ شیوہر میں عرصہ چار سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے،اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں تاریخ سماعت ۱۰ر جمادی الاولیٰ ۴۰ھ مطابق ۱۷ر جنوری ۱۹ء روز جمعرات کو مع گواہان وثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہوکر رفع الزام کریں،تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی جواب نہ دینے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

● معاملہ نمبر۵/۱۸۲۲/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے) آفرین خاتون بنت محمد اسلم مقام ملہی پور وارڈ نمبر۶، ڈاکخانہ تھرمل تھانہ برونی ضلع بیگوسرائے۔فریق اول۔ بنام۔محمد فرمان ولد محمد شہادت مقام چھوٹی بلیا وارڈ نمبر۱۴، ڈاکخانہ لکھمنیاں تھانہ بلیا ضلع بیگوسرائے۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول ساکنہ مذکورہ بالا نے آپ کے خلاف عرصہ ۷ر ماہ سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ اور دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنا پر دارالقضاء بیگوسرائے میں فسخ نکاح کا دعویٰ کیا ہے،لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ پیشی ۱۵ر جمادی الاولیٰ ۴۰ھ مطابق ۲۲ر جنوری ۲۰۱۹ء روز منگل کو اپنے گواہان کے ساتھ مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں،تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ ہوسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر۱۹/۴۰۰/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گرگاواں ضلع گڈا) افسانہ خاتون بنت محمد معراج انصاری مقام موہن پور مال کدھیرا ڈاکخانہ موہن پور تھانہ مہگاواں ضلع گڈا۔فریق اول۔ بنام۔ محمد شہباز انصاری ولد محمد انصار انصاری مقام شاہ جنگی ڈاکخانہ جگدیش پور تھانہ حبیب پور ضلع بھاگلپور۔ فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ گرگاواں ضلع گڈا میں عرصہ ساڑھے نو سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے،اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۲۳ر جمادی الاولی ۴۰ھ مطابق ۳۰ر جنوری ۱۹ء روز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں بوقت ۹ر بجے دن حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے اور پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر۱۰/۹۲/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ دھرمپور سمستی پور) نظرانہ خاتون بنت محمد ضمیر الدین انصاری مقام نواچک ڈاکخانہ بھگوت پور تھانہ سرائے رنجن ضلع سمستی پور۔فریق اول۔ بنام۔ محمد شمشاد انصاری ولد محمد رشید انصاری مقام وڈاکخانہ بزرگ دوار تھانہ خانپور ضلع سمستی پور۔فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ دھرم پور سمستی پور میں تقریبا ساڑھے تین سال سے غائب ولاپتہ ہونے نیز نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ دائر کیا ہے،لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۲۴ر جمادی الاولیٰ ۴۰ھ مطابق ۳۱ر جنوری ۲۰۱۹ء روز جمعرات کو آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے اور کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

● معاملہ نمبر۹/۲۲۱/۳۹ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گریڈیہ) شبنم خاتون بنت محمد ادریس مقام چیتا ڈیہہ ڈاکخانہ وضلع گریڈیہہ۔فریق اول۔ بنام۔محمد عثمان ولد محمد محمود مقام جوگیان رام تلیہ قلعہ پر ڈاکخانہ سردھنہ ضلع میرٹھ۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں آپ کی منکوحہ فریق اول شبنم خاتون نے آپ کے خلاف عرصہ دراز سے غائب ولاپتہ ہونے اور جملہ حقوق سے محروم رکھنے کی بناء پر دارالقضاء گریڈیہہ میں نکاح فسخ کئے جانے کا دعویٰ کیا ہے،آپ کو اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں تاریخ سماعت ۱۵ر جمادی الاولیٰ ۴۰ھ مطابق ۲۲ر جنوری ۲۰۱۹ء بروز منگل کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ اس تاریخ پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔فقط۔قاضی شریعت

● معاملہ نمبر۱۶/۱۸۳۳/۴۰ھ (متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے) نازیہ بانو بنت محمد قمر الحسن مقام احمد گنج بکھڈا، ڈاکخانہ بکھڈا تھانہ صاحب پور کمال ضلع بیگوسرائے۔فریق اول۔ بنام۔محمد نظیر اقبال ولد سید محمد مستقیم مرحوم مقام وڈاکخانہ سانہہ تھانہ صاحب پور کمال ضلع بیگوسرائے۔فریق دوم۔اطلاع بنام فریق دوم۔معاملہ ہذا میں فریق اول نے دارالقضاء امارت شرعیہ بیگوسرائے میں آپ کے خلاف عرصہ دو سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا مقدمہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آئندہ تاریخ سماعت ۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۹ر جنوری ۲۰۱۹ء روز منگل مقرر کی گئی ہے،اس تاریخ پر آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں۔واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کردیا جائے گا۔قاضی شریعت۔

ملی سر گرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

بابری مسجد پر آرڈی ننس سپریم کورٹ کی خلاف ورزی ہوگی: حضرت امیر شریعت

بابری مسجد کے متعلق مرکزی حکومت کی طرف سے آرڈیننس لانے کی کوئی بھی کوشش سپریم کورٹ کے احکامات کی صریح خلاف ورزی ہوگی۔ مرکزی حکومت کی طرف سے ایسے کسی آرڈیننس کی صورت میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ اپنی قانونی چارہ جوئی کیلئے سپریم کورٹ سے رجوع ہوگا۔ یہ باتیں ۲۴ر دسمبر ۲۰۱۸ء آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے جنرل سکریٹری مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی مدظلہ نے بنگلور میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے فرمایا، آپ نے کہا کہ جہاں تک بابری مسجد پر آرڈیننس لانے کا تعلق ہے یہ خدشات ظاہر کئے جارہے ہیں کہ مرکزی حکومت رواں پارلیمانی اجلاس کے فوراً بعد یہ قدم اٹھا سکتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آرڈی ننس کسی غیر معمولی صورتحال کے لئے لایا جاتا ہے۔ اور وہ بھی اس شرط پر کہ پارلیمنٹ کا اجلاس نہیں چل رہا ہو۔ اور ایسی صورت میں حکومت کسی امر کو قانونی شکل دینا چاہتی ہو۔ لیکن بابری مسجد کا مسئلہ اچانک پیدا نہیں ہوا ہے۔ اس پر سپریم کورٹ میں طویل عرصے سے سماعت جاری ہے۔ ایسے میں قانوناً اس موضوع پر آرڈی ننس لانے کی گنجائش موجود نہیں ہے، لیکن اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ موجودہ حکومت نے کبھی کسی قانون کی پاسداری نہیں کی ہے۔ اسی لئے اس معاملہ میں بھی اس سے قانون کی پاسداری کی امید کم ہی ہے۔ اس سوال پر کہ مرکزی حکومت نے اگر آرڈی ننس جاری کر بھی دیا تو بورڈ کا موقف کیا ہوگا۔ حضرت مولانا نے بتایا کہ اس مسئلے پر بورڈ سپریم کورٹ سے فوری طور پر رجوع ہوگا اور بورڈ کے وکیلوں کے ذریعہ یہ نشاندہی کی جائے گی کہ اس معاملے میں سپریم کورٹ نے جو اسٹے آرڈر دیا ہے اس کی رو سے حکومت ایسا کوئی آرڈی ننس نہیں لاسکتی اور اگر لاتی ہے تو یہ توہین عدالت کے مترادف ہوگا۔ اسی لئے بورڈ کی طرف سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سے گزارش کی جائے گی کہ ترجیحی بنیاد پر آرڈی ننس کی صورت میں بورڈ کی طرف سے دائر کی جانے والی عرضی کی سماعت کی جائے۔ ایودھیا میں دوبارہ دسمبر ۱۹۹۲ء جیسے حالات پیدا کرنے کے لئے بعض فرقہ پرست تنظیموں اور بی جے پی کی کوششوں کے متعلق ایک سوال پر حضرت والا نے کہا کہ اس معاملے میں ایک خوش آئند امر یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ فرقہ پرست جماعتیں اپنے حق میں اتنے لوگوں کو شامل نہ کر پائیں جتنے ۱۹۹۲ء میں ہوسکے تھے۔ حالانکہ یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ۲۵ر نومبر کو اجودھیا میں دس لاکھ لوگوں کو یکجا کیا جائے گا۔ لیکن اتنے لوگ وہاں جمع نہیں ہو پائے۔ اس کے علاوہ نظم وضبط برقرار رکھنے کی ذمہ دار چونکہ حکومت کی ہے اسی لئے وہاں پر جو حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے وہ غیر معمولی رہے۔ انہوں نے کہا کہ فرقہ پرست تنظیموں کی طرف سے سماج کو گمراہ کرنے کی کوشش ہر طریقے سے کی گئی، لیکن اس بار سماج نے ان کی کوششوں کو قبولیت نہیں دی۔ حالات پر مسلم پرسنل لاء بورڈ کی مسلسل نظر رہی۔ فرقہ پرست تنظیموں کی تمام سرگرمیاں گزر جانے کے بعد بورڈ نے راحت کی سانس لی۔ بعض حلقوں سے مسلم پرسنل لاء بورڈ کو اس مشورے پر کہ بابری مسجد کی زمین سے دست برداری اختیار کرلی جائے اور کوئی مصالحتی فارمولہ اپنایا جائے۔ حضرت نے ایسی کسی بھی صورتحال کو نا قابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ مصالحت سے کے لئے دوطرفہ قربانی کی ضرورت ہے، یہاں جو مصالحت کی بات کی جارہی ہے اس میں صرف ایک فریق سے قربانی مانگی جارہی ہے۔ اسے مصالحت نہیں قرار دیا جاسکتا۔ آپ نے اس سلسلے میں آرٹ آف لیونگ کے سربراہ روی شنکر گروجی کی تجویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے مصالحت کی جو تجویز رکھی ہے وہ بھی یکطرفہ ہے۔ اسے کیوں قبول کیا جائے۔ حضرت نے کہا کہ ملک میں فرقہ پرستی کے الگ الگ چہرے ہیں۔ کچھ چہرے نرمی سے بات کرتے ہیں اور کچھ گرم جوشی دکھاتے ہیں۔ روی شنکر کا شمار وہ انہیں چہروں میں کرتے ہیں۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرف سے جاری اصلاح معاشرہ مہم کے متعلق مولانا نے کہا کہ بورڈ اس مہم کو جاری رکھے ہوئے ہے، آنے والے دنوں میں صوبائی سطح کی کمیٹیاں تشکیل دینے کا عمل آگے بڑھایا گیا ہے تاکہ اس کام کو اور شدت کے ساتھ انجام دیا جاسکے۔

ملک کے روشن مستقبل کے لئے نئی نسلوں کی اخلاقی تربیت ضروری: مولانا شبلی القاسمی

وقت کی قدر کیجئے جو وقت گذر جاتا ہے ساری دنیا دیکر بھی اسے واپس نہیں کیا جاسکتا، اسی کا مستقبل روشن اور کامیاب ہے جس نے اپنے ماضی اور حال کا بہتر استعمال کیا، پڑھنے کا زمانہ بڑا قیمتی ہوتا ہے لیکن بہت سے لوگ اس عمر کو غیر شعوری طور پر ضائع کر دیتے ہیں اس وقت نقصان کا انہیں اندازہ نہیں ہوتا ہے بلکہ سمجھانے والے کے اخلاص پر بھی شک وشبہ ہوتا ہے، وقت جب ہاتھ سے نکل چکا ہوتا ہے اس وقت فکر ہوتی ہے، اس وقت سوائے افسوس کے کچھ نہیں ملتا، ایسے دوست سے بھی پرہیز کیجئے جو سیکھنے اور پڑھنے، لکھنے میں مددگار ہونے کے بجائے آپ کی قیمتی زندگی کے سنہرے موقع کو ضائع کرتے ہیں، اس وقت آپ کی دوستی کتاب، قلم اور اسکول ومدرسہ اور پڑھنے، لکھنے سے ہونی چاہئے، موبائل کے غلط استعمال سے بچئے بلکہ عہد کیجئے ہم موبائل کا استعمال نہیں کریں گے، جب آپ پڑھ لکھ کر کامیاب ہوجائیں گے تو موبائل ہی کیا پوری دنیا اور اس کی نعمتیں آپ کے قدموں میں ہونگی، ہمارا المیہ ہے کہ وقت سے پہلے ہم آرام چاہنے لگتے ہیں، ان خیالات کا اظہار عمر فاروق اکیڈمی مولا باغ پھلواری شریف کے طلبہ وطالبات کے درمیان مولانا محمد شبلی صاحب القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کیا، مولانا نے تفصیل سے طلبہ وطالبات کو اسلامی عقائد اور بنیادی اعمال بتائے، کلمہ توحید اور اس کے معانی ومفہوم بچوں کے مزاج کے اعتبار سے سمجھایا، اسلام کی خوبیاں بتائیں، اسلامی اخلاق وکردار، بڑوں کے احترام ان کو سلام کرنے اور ان کی عزت کرنے کی ترغیب دی، مثالوں کے ذریعہ اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت بچوں کو سمجھایا، نماز پڑھنے اور روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی تاکید کی، مولانا نے کہا کہ: اس وقت دنیا کو اچھے انسان کی ضرورت ہے اس ضرورت کی تکمیل آپ ہی کر سکتے ہیں؛ مگر اس کے لئے اچھی عادتوں اور طریقوں کو اپنانا ہوگا، آپ قوم وملت کے مستقبل ہیں، پڑھ لکھ کر آپ کو زندگی کے مختلف شعبوں کو ترقی دینا ہے؛ اس لئے آپ کا باکمال ہونا ضروری ہے آپ ہی بڑے ہوکر ملک کی باگ ڈور سنبھالیں گے، آپ دینی، اسلامی ماحول اور اخلاق میں رہ کر دنیا کی گرم اور ایمان سوز ہواؤں کے جھونکے سے اپنے کو بچایئے اور مضبوط علم اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ آگے بڑھکر قوم کی قیادت کے قابل بنئے، ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی علم واخلاق کا روشن چراغ لیکر آگے آئے اور دنیا کو روشن کیا آپ جس اسکول میں پڑھتے ہیں وہاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ بھی پڑھائی جاتی ہے آپ اسے سب سے اہم سبجیکٹ سمجھ کر حاضر دماغی کے ساتھ پڑھیں۔

دربھنگہ ومدھوبنی میں ضلع وار خصوصی تربیتی اجلاس نقباء کی تیاری زوروں پر

حضرت امیر شریعت مدظلہ کی حسب ہدایت مختلف اضلاع میں دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس نقباء کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے، مغربی ومشرقی چمپارن کے بعد ۳/۴ر فروری کو ضلع دربھنگہ اور ۵/۶ر فروری ۲۰۱۹ء کو ضلع مدھوبنی میں اجلاس کا انعقاد زیر صدارت مفکر اسلام حضرت امیر شریعت مدظلہ ہونا ہے، چنانچہ ان دونوں ضلعے میں دوروزہ اجلاس کی تیاری کا کام نہایت جوش وخروش اور عقیدت ومحبت کے ساتھ کیا جارہا ہے، دربھنگہ میں بلاک سطح کی کئی میٹنگیں ہوچکی ہیں، مدھوبنی میں بھی یہ سلسلہ شروع ہے، حضرت امیر شریعت مدظلہ کے اجلاس میں شرکت کی خبر سے دونوں ضلعے میں غیر معمولی مسرت وشادمانی کی لہر دیکھی جارہی ہے، علماء، ائمہ، مدارس کے ذمہ داران، نقباء امارت شرعیہ، دانشوران اور سماجی کارکنان خاص طور پر اجتماع کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں، اس دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس کے موقع پر دونوں ضلعے میں اجلاس عام کا بھی انعقاد ہونا ہے، جس کے لئے خاص طور پر تیاری کی جارہی ہے، مذکورہ دونوں ضلع کے بعد ۴/۵ر مارچ کو مظفر پور اور ۶/۷ر مارچ کو ضلع سیتامڑھی میں دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس کا انعقاد طے پایا ہے، تیاری کے تعلق سے شہر مظفر پور میں بھی علماء، ائمہ اور ذمہ داروں کی ایک میٹنگ ۲۳ر دسمبر کو ہوچکی ہے، واضح رہے کہ دوروزہ خصوصی تربیتی اجلاس میں پہلے دن کا اجلاس تربیتی انداز پر صرف نقباء ونائبین کا ہوا کرتا ہے، اور دوسرے دن کا اجلاس علماء وائمہ، مدارس کے ذمہ داران، سماجی کارکنان اور دانشوران کے لئے مخصوص ہوتا ہے اور دوسرے دن منعقد ہونے والے اجلاس عام میں عام لوگوں کو شرکت کی دعوت ہوتی ہے۔

امارت شرعیہ کے زیر اہتمام شہر پٹنہ میں خواتین کے خصوصی اجتماع کا سلسلہ

موجودہ وقت میں مسلم بیٹیوں اور بہنوں کو جس نئے نئے انداز میں دین سے بیزار اور انہیں اپنی عزت وناموس اور مذہب وملت سے دستبردار کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں وہ غیر معمولی تشویش ناک صورت حال ہے، فیشن پرستی، مغربیت پسندی اور نیٹ اور موبائل کی فتنہ پروری کی وجہ سے مسلم بیٹیوں کے ارتداد کی جو خبریں سامنے آرہی ہیں اور یہ فتنہ جس تیزی کے ساتھ عام ہورہا ہے اس پر فکرمندی کا ثبوت دینا اور عملی کوششوں کے ذریعہ اس فتنہ کا سدباب کرنا وقت کا ایک اہم ترین دینی تقاضہ بن چکا ہے، امارت شرعیہ کے اکابر نے غیر معمولی فکرمندی کے ساتھ حالات پر غور کیا اور اس کے سدباب کے لئے متعدد پہلوؤں پر کام شروع کردیا ہے، ان کاموں کی ایک کڑی خواتین کے خصوصی اجتماع کا انعقاد بھی ہے، جس کو شہر پٹنہ سے شروع کیا گیا ہے، ۲۳ر دسمبر کو ایک اجتماع لال کوٹھی محلہ میں منعقد ہوچکا ہے، اور آئندہ جن جگہوں پر اجتماع کا انعقاد ہونا ہے ان میں بلال مسجد آزاد نگر، شاہی سنگی مسجد، قربان مسجد، نوری مسجد، مسجد سجاد، مریم مسجد، مدرسہ حسینیہ کربلا، چاند کالونی گائے گھاٹ اور نیو عظیم آباد کالونی میں تاریخ اور وقت کی ترتیب طے پاچکی ہے، مزید دیگر مقامات کے لئے ترتیب بنائی جارہی ہے، مذکورہ حلقے کے دینی درد رکھنے والے بھائیوں سے خصوصی گذارش ہے کہ ان اجتماعات کو مؤثر بنائیں اور زیادہ سے زیادہ خواتین اس دینی پروگرام سے فائدہ اٹھائیں، اس کے لئے فکرمندانہ کوشش کریں۔

جامعہ رحمانی کے ناظم اعلیٰ کے صاحبزادہ کے انتقال پر حضرت امیر شریعت کا اظہار غم

جامعہ رحمانی مونگیر کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا محمد صبغۃ اللہ صاحب قاسمی کے اکلوتے فرزند اور جامعہ رحمانی کے تعلیم وتربیت یافتہ حافظ فضل رحماں رحمانی کا بدھ کی رات میں انتقال ہوگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون، وہ جواں سال تھے، جامعہ رحمانی کے سرپرست مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے ان کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے، اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعاء کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ایک جواں سال حافظ تھے، جامعہ رحمانی مونگیر میں رہ کر انہوں نے حفظ اور عربی کی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی، پھر کاروبار میں لگ گئے، کئی سالوں سے کینسر جیسے موذی مرض میں مبتلا تھے، جو جان لیوا ثابت ہوا، حضرت امیر شریعت نے کہا کہ حافظ فضل رحماں رحمانی اور انکے خانوادہ کا خانقاہ رحمانی اور جامعہ رحمانی سے بہت پرانا رشتہ رہا ہے، اور دونوں اداروں کی سرگرمیوں اور تحریکوں میں یہ خانوادہ سرگرم رہا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے اگلے مرحلوں کو آسان فرمائے، جنت کی کیاریوں میں رکھے اور گھر کے تمام لوگوں کو صبر وسکون دے (آمین) جامعہ میں حافظ فضل رحماں رحمانی کے لیے اہتمام کے ساتھ ختم قرآن اور ایصال ثواب کیا گیا، جس میں جامعہ رحمانی کے طلبہ، اساتذہ، منتظمین، کارکنان اور خانقاہ رحمانی کے واردین وصادرین نے شرکت کی۔ ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی صاحب نے بھی ان کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے مرحوم کے لیے مغفرت اور بلندی درجات نیز پسماندگان کے لیے صبر وثبات کی دعا کی ہے۔

Volume:56/66,Issue:51 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

THE **NAQUEEB** WEEKLY

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

ہوا کو بہت سرکشی کا نشہ ہے
مگر یہ نہ بھولے، دیا بھی دیا ہے
(خمار بارہ بنکوی)

خانہ جنگی کی طرف بڑھتا ہوا ہندوستان

عادل فراز

ہندوستان کی موجودہ سیاسی وسماجی صورتحال روز بروز انحطاط پذیر ہے، یرقانی تنظیموں کی زہریلی سیاست نے ملک کی پرامن فضا کو مکدر کردیا ہے۔مندر مسجد اور ہندو مسلمان کے نام پر ہو رہی سیاست نے ملک کو خانہ جنگی کے دہانے پر لا کھڑا کردیا ہے۔

آج جس طرح رام مندر کی تعمیر کا مطالبہ کیا جارہا ہے، وہ ملک کو تباہی اور خانہ جنگی کی طرف لے جارہا ہے۔سیاسی و مذہبی رہنما قانون کی بالادستی کا تمسخر کرتے ہوئے اقلیتوں کو دھمکا کر مندر کی تعمیر کے لئے کوشاں ہیں۔سادھو سنت جو امن وشانتی کا پرتیک' کہے جاتے تھے، زعفرانی سیاست کا شکار ہو کر نفرت اور بدامنی کی دعوت دے رہے ہیں۔

یہ کون لوگ ہیں جو مندر اور مسجد کے نام پر ملک کے عوام کو مشتعل کررہے ہیں۔کہیں یہ وہی لوگ تو نہیں ہیں جو ہندوستان کی آزادی کے حامی نہیں تھے، جو لوگ آزادی کے بعد تقسیم کے ذمہ دار ٹھہرے۔تقسیم کے بعد بھی جب وہ اپنی آرزوؤں تک نہیں پہونچ سکے تو انہوں نے 'شانتی کے دوت' مہاتما گاندھی کا قتل کردیا، آج وہی قاتل ہندوستان میں 'تقسیم کرو اور راج کرو' کا سیاسی نعرہ بلند کررہے ہیں؛ کیونکہ یہ لوگ انگریزوں کی سیاست کے وارث ہیں اور ان کے فکری ڈانڈے ایسٹ انڈیا کمپنی سے جاکر ملتے ہیں۔

آزادی کے بعد سے لے کر اب تک یرقانی تنظیمیں مسلسل اس تگ ودو میں تھیں کہ کسی طرح ہندوستان کے اقتدار پر ان کا تسلط ہو جائے؛ تاکہ وہ اپنے منصوبوں کو عملی شکل دے سکیں؛ اس کے لئے انہوں نے جی توڑ محنت کی، کسی بھی طرح کی قربانی سے دریغ نہیں کیا؛ کیوں کہ ان کا مقصد وطن اور قوم کی خدمت کرنا نہیں تھا؛ بلکہ وہ اس بے عزتی کا انتقام لینا چاہتے تھے، جس کا ذمہ دار وہ ملک کی سیکولر فکر، یکجہتی اور قومی اتحاد کو تصور کرتے تھے، جبکہ ان کی رسوائی انکی اپنی بداعمالیوں کی مرہون منت تھی؛ مگر اس کے باوجود انہوں نے اس کا ٹھیکرا دوسروں کے سر پھوڑ دیا۔ان لوگوں نے ہندوستان کی آزادی میں رتّی بھر حصہ نہیں لیا؛ بلکہ گاندھی جی اور ہندوستانی انقلابیوں کے خلاف انگریزوں کی حمایت میں کھڑے ہوئے تھے اور بعض جاسوسی میں بھی ملوث تھے؛ مگر تقسیم ہند کے بعد جب وہ اپنے منصوبوں کو عملی شکل دینے میں ناکام رہے تو وہ نئے لائحہ عمل کے ساتھ میدان میں کود پڑے۔پورے ملک میں اپنی ذیلی شاخیں قائم کیں، جن میں سیکولرازم، یکجہتی اور قومی اتحاد کے خلاف نوجوانوں کو گمراہ کن لٹریچر پڑھایا گیا۔ہندوستان کی تاریخ کو اپنے مؤرخین کے ذریعہ دوبارہ لکھوانے کی تحریک شروع کی؛ تاکہ مسلمانوں کو غاصب اور لٹیرا ثابت کیا جاسکے۔انہی ذیلی اداروں کے اراکین کو اپنے والنٹیرز کی حیثیت سے میدان سیاست میں دخیل کیا اور آج وہ اہم عہدوں پر مسلط ہیں۔تقریباً ستّر سالوں تک ملک کے ہر اہم ادارے اور بڑے عہدہ پر اپنے افراد کو معین کرنے کے لیے جدوجہد کی؛ تاکہ ان کے منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔یہ اعلیٰ افسران انہی ذیلی تنظیموں کے کارکن ہیں جنہیں 'ہندتو' کے ایجنڈہ کے تحت اسکالرشپ فراہم کی گئی اور سرکاری مسند تک رسائی حاصل کرنے میں ہر ممکن تعاون دیا گیا۔آج بھی انہی ذیلی وضمنی اداروں کے رکن والنٹیرز انتخابات کے دنوں میں گھر گھر جاکر اپنے امیدوار کے لیے ووٹ مانگتے ہیں اور اس کی تشہیر میں ہر طرح کی مدد کرتے ہیں۔یہی اراکین گلی محلوں میں جاکر چھوٹی چھوٹی نشستوں کا انعقاد کرکے ہندوؤں کو ملک کے دوسرے باشندوں کے خلاف اکساتے ہیں اور 'ہندتو' کے جعلی ایجنڈے پر انہیں متحد کرنے کی بھرپور سعی کرتے ہیں۔

آج ہر ہندو اکثریتی علاقہ میں ان کے دفاتر موجود ہیں، جو علاقائی سطح پر زعفرانی ایجنڈہ کی ترویج واشاعت میں مصروف ہیں، یہ لوگ بھی اپنے آقاؤں کی طرح 'تقسیم کرو اور راج کرو' کے فلسفہ پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

ملک کے اقلیتی طبقے سے نفرت اور ان کے خلاف لوگوں کے دلوں میں زہر گھولنا ان کی ترجیحات میں شامل ہے۔انہی لوگوں کی بنیاد پر آج ہندوستان کی اونچی ذاتیں، نیچی ذات والوں کے خلاف متحد ہیں اور دلتوں کو اپنے پاؤں کی جوتی کے برابر سمجھتی ہیں۔

تعجب ہوتا ہے کہ تقریباً ستّر سالوں تک یہ تنظیمیں ملک کے مختلف حصوں میں نفرت کی کھیتی کرتی رہیں اور ہمارے ملک کی انٹلیجنس اور حکومتی ایجنسیاں خاموش تماشائی بنی رہیں۔ان کا تخریبی اور مفسدانہ لٹریچر نوجوان نسل کو گمراہ کرتا رہا اور سرکاریں چپ چاپ یہ تماشا دیکھتی رہیں۔آج راہل گاندھی ان لوگوں کے خلاف کتنی بھی محاذ آرائی کرلیں؛ مگر انہیں یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ ان لوگوں کی رسیّاں ڈھیلی کرنے میں کانگریس کا ہاتھ تھا، اگر ایسا نہ ہوتا تو آج یہ لوگ ملک پر مسلط نہ ہوتے۔

سبرامنیم سوامی جو گاہے بہ گاہے سنگھ پریوار کے خفیہ ایجنڈوں اور مخفی حکمت عملی کو فاش کرتے رہتے ہیں، انہوں نے حال ہی میں ایک ہندی سوشل ویب سائٹ 'دی کوئنٹ' کو ایک انٹرویو دیا ہے، جس میں وہ 'تقسیم کرو اور راج کرو' کے بعض منصوبوں کو بیان کررہے ہیں۔

یہ پہلی بار نہیں ہے کہ جب سبرامنیم سوامی اپنے ایجنڈہ کا برملا اظہار کرتے ہوئے نظر آئے ہیں؛ بلکہ کئی بار انہوں نے اس زہریلی فکر کو عوام کے سامنے پیش کیا ہے۔

انہوں نے اپنے انٹرویو میں کہا ہے:"ابھی تک ہندوؤں کو ذات، طبقہ اور دیگر بنیادوں پر تقسیم کیا جارہا تھا اور اب ہماری پالیسی یہ ہے کہ مسلم خواتین کو تین طلاق کے معاملہ پر الگ کردیا جائے، شیعوں اور بوہروں کو بانٹ دیا جائے۔سنّی مسلمانوں خصوصاً وہابی سنیوں کو الگ کردیا جائے، اس سے ایک بار پھر ہم انتخابات میں کامیاب ہوجائیں گے"۔

اس بیان کے بعد وزیراعظم ماہ محرم الحرام میں بوہرہ مسلمانوں کی منعقد کردہ مجلس میں کیوں شریک ہوئے تھے۔اس شرکت کے کئی دیگر سیاسی اہداف بھی رہے ہوں گے؛ مگر اس شرکت کو مودی کی "شیعہ پرستی" پر محمول کرنا کہاں کی عقلمندی ہے۔اگر انہیں شیعہ مسلمانوں سے اتنی ہی ہمدردی ہے تو انہوں نے شیعہ برادری کو عام مسلمانوں سے ہٹ کر کونسے حقوق اور مراعات دی ہیں؟ وہیں مسلمان خواتین کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیے کہ موجودہ حکومت ان کے حقوق کے تئیں قطعی سنجیدہ نہیں ہے؛ بلکہ وہ "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کے ایجنڈہ کے تحت اس مسئلہ کو اٹھا رہی ہے۔یقیناً تین طلاق اور حلالہ کے غیر شرعی عمل نے مسلم خواتین کو بہت نقصان پہنچایا ہے؛ مگر اس مسئلہ کا حل شرعی دائرہ میں رہ کر بھی ممکن تھا۔

لہذا موجودہ یرقانی سیاست کی مصلحت پرستی کو سمجھیں اور اپنے اداروں اور علماء سے رجوع کرکے اس مسئلہ کا حل تلاش کرنے کا مطالبہ کریں تو زیادہ بہتر ہوگا، جو سیاست اپنے لوگوں کے حقوق کے لئے سنجیدہ نہیں ہے وہ ہمارے حقوق کے لئے کیا سنجیدہ ہوگی۔

سبرامنیم سوامی کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ کس طرح شیعوں کو سنیوں کے مقابلے میں لاکر کھڑا کردیا گیا ہے۔سنیوں میں بھی صوفیوں اور وہابیوں کو بانٹنے کی کوشش کی گئی ہے۔صوفی یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہندوستان میں ہمارے علاوہ کسی نے پیغام اسلام کی ترویج وتبلیغ نہیں کی، جبکہ انہیں اس خیال خام میں سنگھ پریوار نے ہی مبتلا کر رکھا ہے؛ تاکہ اپنے مقصد کو آسانی سے حاصل کرسکیں۔صوفیوں کو سمجھنا چاہیے کہ اسلام انتشار واختلاف کا مذہب نہیں ہے؛ بلکہ امن وسلامتی کا دعویدار ہے، لہذا پہلی فرصت میں اگر وہ اسی فلسفہ پر عمل پیرا ہیں جس کی تبلیغ ان کے مشائخ اور خواجہ حضرات نے کی ہے، اطاعت کرتے ہوئے آپسی اختلافات کو ختم کرکے زعفرانی سیاست کو ناکارہ بنانے میں اہم کردار ادا کریں۔سبرامنیم سوامی نے واضح الفاظ میں کہا ہے:"ہم اقتدار پر مسلط رہنے کے لیے سنی اہل حدیث کو عالمی دہشت گردی کا حامی قرار دینے میں کامیاب ہوگئے ہیں، جس کی وجہ سے ذات پات کی نسل پرستی اور معاشی نابرابری کے شکار اکثریتی طبقے کے جہلاء اسلاموفوبیا اور مسلمانوں سے ابلیسی نفرت میں مبتلا ہوکر ایک بار پھر نام نہاد دہشت گردی اور خودساختہ 'دیش بھکتی' کے نام پر متحد ہوگئے ہیں۔"

مسلمانوں کو ۲۰۱۹ء کے انتخاب سے پہلے قومی سطح پر متحد ہونا ہوگا۔ہندوؤں کو یہ یقین دہانی کرانی ہوگی کہ ہم آج بھی وہی مسلمان ہیں جو آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد یکجہتی اور قومی اتحاد کے علم بردار تھے، اسی طرح سیکولر ہندو طبقہ کو بھی آگے بڑھ کر دلتوں اور اقلیتوں کو گلے لگانا ہوگا؛ تاکہ ملک کا سیکولرازم برقرار رہے۔اگر فاشسٹ طاقتوں کو شکست دینا ہے تو پہلے آپسی اتحاد اور بیداری شرط ہے، ورنہ ہم اس عہد میں داخل ہوچکے ہیں جہاں مذہب اور قومیت کی آڑ لیکر فاشسٹ طاقتیں نفرت کو فروغ دے رہی ہیں اور ہندوستان کو خانہ جنگی کی آگ میں جھونکنے کی تیاری کرلی گئی ہے۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زر تعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔مزید مفید دینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ @imaratshariah کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)